



# معجزات و گرامات

عربی تحریر: محمد عبد حکیم شرف قادری  
اردو ترجمہ: مولانا غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی

رَضَا اَكْبَرُكَ يَا رَبِّي رَجِي سَائِرَ الْاَهْوَى  
پاکستان



# معجزات کرامات

عربی تخریر: محمد عبد کیم شرف قادری  
اردو ترجمہ: مولانا غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی



رضا کیڈمی ○ لاہور

کتاب	_____	معجزات و کرامات (اردو، عربی)
تصنیف	_____	محمد عبدالحکیم شرف قادری
ترجمہ	_____	مولانا غلام نصیر الدین گولڑوی
		مدرس جامعہ نعیمیہ، لاہور
کتابت	_____	محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالہ)
تصحیح	_____	مولانا حافظ محمد شاہد اقبال
مطبع	_____	احمد سجاد پرنٹنگ پریس لاہور
ناشر	_____	رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور
ہدیہ	_____	دعائے خیر کئی معاونینِ رضا اکیڈمی لاہور

## عطیات بھیجنے کے لئے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر ۳۸/۹۳۸ حبیب بینک  
 ولسن پورہ براچ، لاہور

— بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات ۱۰ روپے کے ٹکٹ ارسال کریں —



## ملنے کا پتہ

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ، مسجد رضا، محبوب روڈ، چاہ میراں، لاہور، پاکستان  
 کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰ فون نمبر ۴۶۵۰۴۴۰

# فہرست

۵	انسانی اختیار
۶	خلق اور کسب
۶	ازالہ و ہم
۷	افعالِ خارقہ کی اقسام
۱۰	خوارقِ عادت کی ایک اور طریق سے تقسیم
۱۱	سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات
۱۲	موت کے فرشتے
۱۳	منتظم فرشتے
۱۳	جبرائیل علیہ السلام نے بیٹا عطا کیا
۱۴	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائبِ اعظم ہیں
۱۸	استعانت
۱۹	اسلوبِ تمثیلی سے بات کی وضاحت
۲۰	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات، تصرفات اور اختیارات
۲۰	چار وزراء
۲۱	چابیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہیں
۲۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین خصوصی دعائیں
۲۸	خلاصہ کلام
۳۲	باطن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرفات
۳۳	دوسری روایت

- ۳۶ کلمہ کُن کے ساتھ تصرف
- ۳۷ قیامت کے دن حضور علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرفات
- ۴۰ انبیاء کرام علیہم السلام کا تصرف اور قدرت
- ۴۲ کرامات کے بارے میں مذاہب
- ۴۳ اولیاء سابقین کی کرامتیں
- ۴۴ کرامات صحابہ
- ۴۴ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت
- ۴۵ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت
- ۴۶ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت
- ۴۷ ثبوت کرامت پر دلائل
- ۴۸ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
- ۵۰ ضروری وضاحت
- ۵۱ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت
- ۵۲ اُمتِ محمدیہ کے ولیوں کی کرامتیں
- ۵۶ امام ربانی کا دربارِ غوثیہ میں خراجِ عقیدت
- ۵۷ مشہور اعتراض اور اس کا جواب
- ۵۸ قصیدہ غوثیہ کی سحت انتساب پر دلائل
- ۶۲ برکاتِ ابدال
- ۶۳ دوسری روایت
- ۶۴ ابدال کے اوصاف اور ان کی پہچان
- ۶۵ آخری بات



تمام نوافل اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہر شے کو پیدا کیا پھر ہدایت دی۔  
وہی کائنات میں حقیقی مرقوف ہے، صلوٰۃ و سلام ہوں افضل المخلوق، سید المرسل  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، جن کی تائید اللہ تعالیٰ نے روشن معجزات اور دلائل قاسمہ  
سے فرمائی اور اصحاب برکات اور بلند کرامات والی آل پاک، صحابہ کرام اور  
وہابیہ امت پر۔

## نسائی اختیار

بندوں کے افعال اختیاریہ کے بارے میں مختلف مذاہب ہیں ان میں  
سے تین مشہور مذاہب یہ ہیں:

(۱) پہلا مذہب معتزلہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بند اپنے افعال اختیاریہ کو  
خود خالق ہے۔

(۲) دوسرا مذہب جبریہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بندے کے افعال اختیاریہ  
محض اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اور بندہ پتھر کی حیثیت رکھتا ہے،  
افعال میں اس کا کچھ دخل اور اختیار نہیں ہے۔

(۳) تیسرا مذہب امام اہل سنت شیخ ابوالحسن اشعری کا ہے وہ فرماتے ہیں

بندے کا فعل اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے تاہم بندے کو خالق کی طرف سے ایک قسم کی قدرت دی گئی ہے، جب وہ اس قدرت کو فعل سے متعلق کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد فعل پیدا کر دیتا ہے، پس اللہ تعالیٰ خالق ہے اور بندہ کا سبب۔

## خلق اور کسب

ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ علامہ تفتازانی اس حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں، ان کا بیان پڑھ لیں حقیقت عیاں ہو جائے گی، وہ خلق اور کسب میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بندے کا کسی کام کے لئے ارادہ کر کے اپنی (خداداد) قدرت کو صرف کرنا کسب کہلاتا ہے، اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا اس فعل کو ایجاد کرنا خلق کہلاتا ہے۔ اور مقدر واحد دو قدرتوں کے تحت داخل ہے، مگر دو مختلف جہتوں سے ہے۔ اس لئے کہ وہ فعل قدرت الہی کا مقدر ایجاد کی جہت سے ہوتا ہے، اور بندے کا مقدر "کسب" کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

## ازالہ وہم

اگر کسی کے ذہن میں یہ وہم پیدا ہو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تو قادر ہے

۱۔ عبدالعزیز پرہاروی: نبراس شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی، بنڈیال ص ۲۴

۲۔ مسعود بن عمر تفتازانی، علامہ: شرح عقائد طبع لکھنؤ ص ۶۶-۶۵



مگر آپ نے جب بندے کے لئے بھی قدرت مان لی تو اس سے ثابت ہوا کہ دونوں قادر ہیں، اور یہ شرک ہے۔

جواب؛ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ دونوں کی قدرتوں میں بڑا واضح فرق ہے، وہ یہ کہ بندے کی قدرت تو بلاشبہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ اور اس کی پیدا کی ہوئی ہے جبکہ اللہ کی قدرت ذاتی ہے۔ پس شرک کیونکر ہوگا؟

## دوسرا وہم

اسی طرح اگر کوئی شخص یہ کہے کہ بندے کے لئے قدرت اور اختیار ماننے سے تو اللہ تعالیٰ کا معزول اور معطل (بیکار) ہونا لازم آتا ہے۔ تو یہ بات بالکل توجہ اور التفات کے لائق نہیں، چہ جائیکہ اس کا جواب دیا جائے، اس لئے کہ اگر ہم سرے سے انسان کے لئے قدرت کا انکار کر دیتے تو لازم آتا کہ ہم نے انسان کو محض پتھر قرار دے دیا ہے اور یہ بعینہ جبر یہ کا مذہب ہے جس کو ہم مردود قرار دے چکے ہیں۔

## افعال خارقہ کی اقسام

انسان سے جو بہت سے افعال سرزد ہوتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں؛

(۱) افعال عادیہ

(۲) خلاف عادت افعال (یا افعال خارقہ)

(اللہ تعالیٰ نے اس عالم رنگ و بو میں اشیاء کے لئے خواص اور تاثیرات معین فرمائی ہیں، اور اشیاء کے معرض وجود میں آنے کے لئے جن اسباب و علل کو مقرر فرمایا ہے۔ ان کے مطابق خواص مسببات اور معلولات

کا ظہور و ترتیب ہو تو اسے افعالِ عادیہ اور امورِ ماتحتِ الاسباب الظاہرہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اور اگر خواصِ مسببات کا ترتیب اسبابِ معینہ کے خلاف واقع ہو یا شے اپنے معلوم سبب سے ہٹ کر کسی اور امر سے حاصل ہو جائے تو اسے خرقِ عادت یا امورِ مافوقِ الاسباب الظاہرہ سے تعبیر کرتے ہیں (افعالِ خارقہ اور اسی طرح جن مدعیوں کے ہاتھ پر ان کا ظہور ہوتا ہے۔ ان کی کئی قسمیں ہیں۔

امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے افعالِ خارقہ اور دعویٰ کرنے والوں کی اقسام کا تفصیلاً ذکر کیا ہے، ملاحظہ ہو:

(۱) دعویٰ الوہیت: متکلمین نے الوہیت کے مدعی کے ہاتھ پر بغیر کسی معارضہ کے امرِ خارق کا ظہور جائز رکھا ہے کیونکہ جس ظاہر اس کے دعویٰ کی تکذیب کرتی ہے (اس کا اس عالم میں پیدا ہونا اور پیدا ہو کر ضروریاتِ زندگی کی طرف محتاج ہونا یہ ایسا امر ہے جو اس کے دعویٰ کی تکذیب کرتا ہے۔ پس مدعی الوہیت کے ہاتھ پر افعالِ خارقہ کا ظہور ابتداء کے طور پر جائز ہے، کیونکہ یہاں حق کے باطل سے تلبس ہونے کا خدشہ نہیں، اس لئے کہ حدوث و احتیاج بجائے خود الوہیت کے منافی ہیں) معارضہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی تکذیب کیلئے یہی کافی ہے جیسا کہ منقول ہے کہ فرعون جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اس سے خرقِ عادت امورِ ظاہر ہوئے، اور اسی طرح دجال کے بارے میں بھی روایتیں ملتی ہیں۔

(۲) دعویٰ نبوت: جو شخص بھی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اقرار کرتا ہے اس کا اس بات سے اتفاق ہے کہ نبوت کے

سچے مدعی پر (موافق دعویٰ) خرقِ عادت امر کا ظہور واجب ہے۔  
 (۳) جھوٹا دعویٰ نبوت؛ نبوت کے جھوٹے مدعی کے لئے (موافق دعویٰ) خرقِ عادت امر کا ظہور جائز نہیں۔ اور اگر اس سے خرقِ عادت امر کا ظہور ہو بھی جائے تو اس کا مقابلہ ضرور کیا جائے گا (یعنی اللہ تعالیٰ نبوت کے جھوٹے مدعی کے ہاتھ پر ایسا خرقِ عادت امر ظاہر نہیں فرماتا جو اس کے دعویٰ کے موافق ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا تو ہدایت اور ضلالت گڈ ہو جائیں گے اور نہ صرف بعثت کا مقصد فوت ہو جائے گا بلکہ اثباتِ نبوت کا دروازہ بھی بند ہو جائے گا)

(۴) دعویٰ ولایت؛ کراماتِ اولیاء کے ماننے والوں کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا کسی ولی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کرامات ظاہر کرنے کا دعویٰ کرے، پھر اس کے دعویٰ کے موافق کرامات کا ظہور ہو یا نہ؟  
 (۵) جادو کا دعویٰ؛ متکلمین کے نزدیک شیطان کا تقرب حاصل کرنے والے سے جادو اور شیاطین کی مدد سے خرقِ عادت امور کا ظہور ہو سکتا ہے معتزلہ اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

(۶) کرامت؛ کسی صالح کامل یعنی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے سے ایسے خرقِ عادت امر کا ظہور ہو جس نے مذکورہ دعویوں میں سے کوئی دعویٰ نہ کیا ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔ ہمارے اصحاب نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ابو الحسن بصری اور ان کے ساتھی محمود خوارزمی کے علاوہ دوسرے معتزلہ اس کے منکر ہیں۔

(۷) استدراج؛ کسی کافر مزدود سے خرقِ عادت امر کا ظہور ہو جسے استدراج کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

## خوارقِ عادت کی ایک اور طریق سے تقسیم

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ خوارقِ عادت امور کو ایک اور طریقے سے بیان فرماتے ہیں، انہوں نے خوارق کی سات قسمیں بیان فرماتی ہیں:

(۱) معجزہ (۲) کرامت

(۳) معونت (۴) ارباص

(۵) استدراج (۶) اہانت

(۷) سحر (جادو)

(۱) دعویٰ نبوت کے بعد نبی سے جو خرقِ عادت امر کا ظہور ہو اسے معجزہ کہتے ہیں۔

(۲) اولیاءِ کرام سے اگر فرقِ عادت کا ظہور ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں۔

(۳) اگر عام مسلمانوں میں سے کسی (ایسے شخص سے جو نہ فاسق ہو اور نہ ولی کے مقام پر فائز ہو) کوئی امر فرقِ عادت کے طور پر ظاہر ہو اسے معونت کہتے ہیں۔

(۴) دعویٰ نبوت سے پہلے نبی سے جو فرقِ عادت امر کا ظہور ہو اسے ارباص کہتے ہیں، جیسے بعثت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پتھروں کا سلام پیش کرنا۔ یاد رہے کہ بعض متکلمین نے ارباص کو بھی کرامت ہی کی قسم قرار دیا ہے اور بعض ارباص کو مجازاً معجزہ میں داخل مانتے ہیں۔

(۵) اگر کافر اور فاسق مُغلبن سے خرقِ عادت کے طور پر کوئی

امر اس کی غرض کے موافق ظاہر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں  
(اسے استدراج کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ امر اسے بتدریج  
نارِ جہنم تک پہنچا دیتا ہے)

(۶) اور کافر مدعی نبوت سے جو امر خرق عادت ظاہر ہو اور وہ اس  
کے دعویٰ کے خلاف ہو تو اسے اہانت کہتے ہیں۔ جیسا کہ  
مسئلہ کذاب سے اس قسم کے امور کا ظہور ہوا۔ مثلاً اس نے  
پانی میں گلی کی تو پانی نمکین اور کھاری ہو گیا۔ اور اسی طرح  
اس کے پاس ایک کانا شخص آیا اور کہا کہ تم نبوت کا دعویٰ  
کرتے ہو تو خدا سے دعا کرو میری آنکھ ٹھیک ہو جائے۔ مسئلہ  
کذاب نے اس کانے کی آنکھ پر ہاتھ پیرا تو وہ دوسری  
آنکھ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ پس یہاں ایک امر خرق کا ظہور  
تو ہوا، لیکن وہ مسئلہ کے دعویٰ کے خلاف تھا۔ اسے  
اہانت کہتے ہیں۔

(۷) سحر (جادو)، جسے بعض شریر النفس شیاطین کی مدد سے  
مخصوص اعمال کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس سے  
خرق عادت امور کا ظہور ہو جاتا ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ  
 مِّن مَّرْبُوبِكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلَقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ  
 فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَدَ  
 وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ

ترجمہ: اور (وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بنی اسرائیل کی طرف  
 رسول بنا کر بھیجا جائے گا اور وہ ان سے کہے گا بے شک میں  
 تمہاری طرف مٹی سے پرندوں کی مورتیں بنا کر اس میں پھونک  
 مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں اور میں  
 مادر زاد اندھے اور برص والے کو اچھا کر دیتا ہوں اور میں  
 اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردہ بھی زندہ کر دیتا ہوں۔

## موت کے فرشتے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ  
 لَا يُفْرِطُونَ ۗ

ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو  
 ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی رُوح کو اپنے قبضہ میں  
 کر لیتے ہیں، اور وہ کچھ قصور نہیں کرتے۔

۱۵ القرآن ۳/۲۹

۱۶ القرآن ۶/۶۱

## منظوم فرشتے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 سَنَجْعَلُ لَهُمْ جَنَّاتٍ  
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
 وَهُمْ فِيهَا يَكْمُونَ  
 لَا تَأْتِيهِمْ فِيهَا  
 الْبَرَاقِبُ أَتَتْهُمْ  
 فِيهَا السَّكِينُ  
 وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا  
 رِجَالٌ مَدِينَةٌ  
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
 الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ  
 فِيهَا ذَلِكَ جَزَاءُ  
 الْمُحْسِنِينَ

ترجمہ: قسم ہے ان فرشتوں کی جو (کافروں کی رُو حیں) سخی سے کھینچتے ہیں، اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو مومنوں کے بند زمی سے کھولتے ہیں (یعنی زمی سے جان نکالتے ہیں) اور ان فرشتوں کی قسم جو (آسمان اور زمین کے درمیان مومنوں کی رُو حیں لے کر) آسانی سے تیرتے ہیں، پھر ان فرشتوں کی قسم جو آگے بڑھ کر (اپنی مقررہ خدمتوں پر) جسد پہنچتے ہیں، پھر ان فرشتوں کی قسم جو عالم کے کاموں کی تدبیر و انتظام کرتے ہیں۔

## جبریل علیہ السلام نے بیبا عطا کیا

حضرت جبریل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بصورتِ بشر آئے اور ان سے کہا:

إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ وَإِنَّ لَكَ لَدَيْ غُلَامًا تَرَكِيَّاهُ

۱۵ القرآن ۷۹/۵-۱

۱۶ القرآن ۱۹/۱۹

ترجمہ: میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تمہیں درجہ کے حکم سے، ایک ستہرا بیٹا عطا کروں۔

غور فرمائیے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندوں کو پیدا کرنے اور ان میں رُوح پھونک کر انہیں اڑانے کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے، اور اسی طرح مادرزاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کرنے اور اللہ کے اذن کے ساتھ مردے جلانے کی نسبت آپ کی طرف کی گئی ہے۔ اور یوں ہی رُوحیں نکالنے اور نظامِ عالم کے انصرام و انتظام کی نسبت فرشتوں کی طرف کی گئی ہے۔ اور حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف یہ نسبت مذکور ہے کہ انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو بیٹا عطا کیا۔

باوجودیکہ ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر ان کی نسبت عباد کی طرف بھی کی گئی ہے، تو اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کاموں کی نسبت بندوں کی طرف کرنا جن کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے علی الاطلاق شرک نہیں، کیونکہ اگر یہ شرک ہو تو کیا کہو گے کہ قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے؟ نہیں، بخدا! بات یہ نہیں ہے، بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ اس قسم کے تمام کام مخلوق کی طرف مجازاً منسوب ہوتے ہیں، اور پھر یہ بھی کہ جب یہ کام اللہ تعالیٰ کے اذن کے ساتھ واقع ہوتے ہیں تو ان کی نسبت مخلوق کی طرف کرنے میں قطعاً کوئی شرک نہیں۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائبِ اعظم ہیں

شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ:

اس آیت کریمہ میں اور اس کے علاوہ ان آیتوں میں جن میں

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک



کو اپنے نام کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ حقی خدائے قدوس  
اور حقی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلازم اور اس چیز کا  
بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
عزت و حرمت کی جہت ایک ہی ہے۔ پس جس نے رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دی بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کو  
اینا پہنچائی، اور جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ  
کی اطاعت کی۔ اس لئے کہ امت کا اللہ تعالیٰ سے تعلق  
اور رابطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی واسطے سے ہے۔ ان  
میں سے کسی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نہ کوئی  
راستہ ہے اور نہ کوئی سبب، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امر، نہی، اخبار اور بیان میں اپنی  
ذات کے قائم مقام فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے  
نائب اعظم ہیں، لہذا ان امور میں سے کسی چیز میں اللہ تعالیٰ  
اور اس کے رسول کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں ہے۔

نیز لکھتے ہیں،

بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے  
ہمیں ہدایت فرمائی اور آپ ہی کے طفیل ہمیں اندھیرے سے  
اجالے کی طرف نکالا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
رسالت و سفارت کی برکت اور سعادت سے اللہ تعالیٰ نے

۱۵ احمد ابن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ، علامہ: الصارم المسلول (دار الفکر) ص ۴۱

ہمیں دُنیا و آخرت کی بھدنی عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کے  
 نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے بلند مقام پر فائز ہیں کہ  
 عقول اس کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں، اور زبانیں اس کی  
 معرفت اور وصف بیان کرنے سے عاجز ہیں۔

احسان الہی ظہیر لکھتا ہے :

جب شیخ عبد القادر جیلانی ماذون و مختار اور تصرف کرنیوالے  
 ہیں اور وہ مارتے جلاتے ہیں اور وہی فیض رساں اور ہرگز  
 کے عطا کرنے والے ہیں، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اللہ  
 تعالیٰ سے کیوں مانگا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے،  
 اس سے مدد مانگنے اور فریاد کرنے کی کیا ضرورت ہے جب بھی  
 کسی شخص کو کوئی چیز مطلوب ہو تو بس اسے شیخ جیلانی سے  
 مانگ لینا چاہیے، العیاذ باللہ۔

جواب : احسان الہی ظہیر کی اس بات کے مطابق تو پھر کوئی یہ بھی کہہ سکتا  
 ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو جِلانے اور بیماروں کو ٹھیک کرنے  
 والے ہیں۔ اسی طرح مارتے، رُو حیں نکالنے اور نظام عالم کا انتظام و انصرام  
 فرشتوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور بیٹا عطا کرنا جبریل علیہ السلام کا کام ہے  
 تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور مدد مانگنے کی کیا پڑی ہے جب بھی کسی شخص  
 کو کوئی چیز درکار ہو وہ ان ہستیوں سے طلب کر لے۔ اور گزشتہ سطور

۵۱ احمد ابن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ، علامہ : الصارم المسلول ۱ دار الفکر ص ۲

۲۷ ظہیر : البریلویہ

ص ۳۷

میں جیسا کہ ہم نے قرآن پاک کے والے سے ثابت کیا ہے کہ یہ سب کچھ قرآن پاک میں مذکور ہے۔ تو اب ہم یہ پوچھنے میں حتیٰ بجانب ہیں کہ کیا کوئی شخص نعوذ باللہ یہ کہنے کی جسارت کر سکتا ہے کہ قرآن پاک شرک سے بھرا ہوا ہے؟ خلاصہ کلام: حقیقت امر یہ ہے کہ بیشک حضرت مریم علیہا السلام کو بیٹا عطا فرمانے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اس نے حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے عطا فرمایا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صحابہ علیہم الرضوان کو غزوہ بدر میں فرشتوں کے واسطے سے اپنی تائید و نصرت سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَبِرُوْا وَاٰتُوْكُمْ مِّنْ قَوْلِ هٰٓؤُلَآءِ  
 يَمِيْنٍ ۗ

ترجمہ: ہاں کیوں نہیں اگر تم جھے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور کافر تم پر پھر اسی دم چڑھ آئیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان دار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد فرمائے گا۔

پس حقیقت میں مددگار تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اس نے اپنی نصرت کو فرشتوں کے ذریعے ظاہر فرمایا، تو کیا کوئی سمجھدار آدمی ایسی بات کہنے کا خیال بھی کر سکتا ہے کہ ہمارے لئے جب فرشتوں کی نصرت و مدد کافی ہے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت کی کیا ضرورت ہے؟ ظاہر ہے ایسی بات کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا۔

اور اسی طرف اگر اللہ تعالیٰ کسی ولی کے طفیل اور اس کی دعائے کسی  
 صاحبِ جہنہ شخص کی مراد پوری کر دیتا ہے اور اسے مطلوب حاصل ہو جاتا ہے، تو  
 یہ درحقیقت ولی کے واسطے اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے مدد ملی ہے۔ اور  
 یوں ہی یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اگر کسی ولی کے "قَدْ بِإِذْنِ اللَّهِ" کہنے سے  
 کوئی مردہ زندہ ہو جاتا ہے، یا کوئی دشمن اور گستاخ شخص کسی اللہ کے ولی کے  
 فہر و غضب کا شکار ہو کر ہلاکت اور تباہی کے منہ میں چلا جاتا ہے تو درحقیقت  
 ہارنے اور جلائے والا تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ اللہ کا ولی تو کسی  
 شخص کی زندگی یا ہلاکت کا محض سبب بنا ہے۔ اور سبب کی طرف کسی کام کی  
 نسبت کرنا مجاز عقلی کہانا ہے۔ جس کی قرآن پاک میں کثرت سے مثالیں موجود ہیں  
 شروع بحث میں ہم یہ بات وضاحت سے لکھ چکے ہیں کہ بندہ اپنے افعال  
 اختیار یہ کا کاسب ہوتا ہے، اور "کسب" کی حقیقت یہ ہے کہ کسی بندے کا  
 اپنی قدرت، اور ارادہ کو کسی فعل کی طرف صرف کرنا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ  
 کے اس فعل کو پیدا کر دینے سے جسے خلق کہتے ہیں، وہ فعل متحقق ہو جاتا ہے  
 لہذا یہ جو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں اور اس کی مخلوق سے بظاہر مدد اور  
 فریاد طلب کی جاتی ہے تو یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے ہی التجار ہوتی ہے اور  
 اسی سے ہم مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے استغاثہ کرتے ہیں، مگر مستحکم  
 یہ ہے کہ اس گہرے راز تک عقل و خرد سے عاری ان افراد کی رسائی  
 نہیں ہے۔

## استغاثت

سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی تفسیر میں جو کہ فارسی

ہے، لکھتے ہیں، یہاں اس کے ترجمے کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے،  
 غیر سے استعانت اس طرح حرام ہے کہ اعتماد اس غیر  
 پر ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی امداد کا مظہر نہ جانے۔ اور اگر توجہ  
 اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی امداد کا مظہر جانے  
 اور اللہ تعالیٰ کی حکمت اور نظام اسباب کو پیش نظر رکھتے ہو  
 اس غیر سے ظاہری استعانت کر لے تو یہ راہ معرفت سے  
 دور نہ ہوگا اور یہ شریعت میں جائز ہے۔ اس قسم کی استعانت  
 انبیاء کرام اور اولیاء امت نے غیر سے کی ہے۔ اصل میں  
 نکتہ کی بات یہ ہے کہ یہ استعانت غیر سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ  
 ہی سے ہے۔

## سلوب تمثیلی سے بات کی وضاحت

یہ ایک عام فہم سی بات ہے کہ مثلاً اگر کوئی پاکستانی باشندہ اپنے حقوق  
 و راہم مقاصد کے لئے بھارت کے (سابق) وزیر اعظم راجیو گاندھی سے  
 استعانت کرتا ہے تو وہ ملک دشمن اور غدار ہے، اور اس پر اس ظہر کی  
 یاداش میں تعزیر جاری ہوگی بخلاف اس کے کہ اگر وہ شخص حکومت پاکستان  
 کے کسی صاحب منصب سے اپنے حقوق کے حصول کے لئے رجوع کرتا ہے، تو  
 اس پر حکومت پاکستان کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا کیونکہ پاکستان کے کسی  
 منصب دار کی طرف رجوع دراصل خود حکومت پاکستان کی طرف رجوع ہے۔

جلد عبد العزیز مجتہد دہلوی، سراج الہند: تفسیر عزیزی افغانی دارالکتب دہلی ۸

لیکن اس چیز کو کوئی بھی پسند اور گوارا نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص پاکستانی ہوتے ہوئے پاکستان کے دشمن سے مدد طلب کرے۔

اسی طرح سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ واحد و قہار اپنے بندوں میں سے کسی شخص کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اللہ کا بند ہو کر اللہ کے دشمنوں شیطانوں اور بتوں سے استعانت کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص (حکومت الہیہ کے صاحب منصب نبیوں اور ولیوں سے استعانت کرتا ہے) اور انھیں مستقل بھی نہیں مانتا، تو اللہ تعالیٰ کی اس سے کوئی ناراضگی نہیں ہوگی اس لئے کہ یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی سے استعانت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات، تصرفات اور اختیارات کا بیان

## معجزات

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات اتنے کثیر ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ علمائے اسلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے بیان میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض بڑی ضخیم اور کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔ اگر ہم ان کا شمار کرنے لگیں تو تھک جائیں۔ اس مقام پر ہم اختصار کے ساتھ چند ایک چیزوں کا ذکر کریں گے۔

## چاروزار

امام ابو نعیم نے حلیہ میں اور امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ نے چاروزیروں سے میری تائید  
فرمائی، دو آسمانوں میں ہیں یعنی حضرت جبرائیل اور میکائیل  
علیہما السلام اور دو زمین پر ہیں یعنی حضرت ابوبکر اور عمر  
رضی اللہ عنہما۔

غور فرمائیے کہ وزراء تو بادشاہوں کے ہوتے ہیں پس اس حدیث  
مبارک میں اس امر کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کو آسمانوں اور زمینوں کا بادشاہ بنایا ہے، اور یہ کیوں نہ ہو، اس لئے کہ  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب اعظم ہیں۔ جیسا کہ بیہستی  
نے حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت کیا ہے:

إِنَّ أَكْرَمَ خَلْقَةِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں  
سب سے زیادہ معزز ہیں۔

حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

چابیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہیں

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ احمد بن حنبل، علامہ: الصواعق المحرقة مکتبہ قاہرہ مصر ص ۷۸  
۲۔ عدل الدین سیوطی، امام، علامہ: خصائص کبریٰ فیصل آباد ۱۹۸۲  
۳۔ حاکم نیشاپوری، امام: مستدرک بیروت ۵۶۶/۲

میں جوامع الکلم ( ایسے کلمات جو کم الفاظ اور زیادہ معانی پر مشتمل ہوں ) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں۔ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی۔ خواب میں زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

دوسری روایت: حضرت عقبہ ابن عامر کی روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے فرمایا کہ: بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔

تیسری روایت: ترمذی اور دارمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کرامت اور چابیاں اس (قیامت کے) دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین خصوصی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تین ایسی خصوصی دعائیں (کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے جو یقیناً اور قطعی طور پر مقبول ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں،

۱۔ مسلم بن حجاج، قشیری، امام: صحیح مسلم مطبوعہ دہلی ۹۹/۱  
 ۲۔ ولی الدین محمد بن عبد اللہ، خطیب: مشکوٰۃ المصابیح (نور محمد) کراچی ص ۵۴۸  
 ۳۔ ایضاً ص ۵۱۴



فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي  
وَآخِرَتِ الثَّلَاثَةِ لِيَوْمِ تَرَعَبُ إِلَى الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
حَتَّىٰ إِبْرَاهِيمَ.

میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ! میری  
اُمت بخش دے، اے اللہ! میری اُمت بخش دے۔  
اور تیسری دعا میں نے اس دنِ رقیامت کے لئے اٹھا  
رکھی ہے جس دن تمام لوگ میری طرف رغبت کریں گے یہاں  
تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔

۵ وہ ہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

بے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

علامہ ابن قیم نے یہ حدیث نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا:

”بخدا! میں جسے بھی عطا کرتا ہوں یا محروم کرتا ہوں تو مجھے

ایسے ہی حکم ہے حالانکہ میں تقسیم کرنے والا ہی ہوں۔“

اس کے بعد لکھتے ہیں:

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خزانوں میں محض اس

کے حکم سے تصرف کرنے والے ہیں، جیسا کہ ایک عبدِ کامل

کی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آقا کے احکام کو جاری و

نافذ کرے۔

۲۷۳/۱

صحیح مسلم

۱۷ مسلم بن حجاج قشیری، امام:

۱۷ ابن قیم جوزی، علامہ: طریق البحرین (مطبوعہ دوحۃ الحدیثیہ، قطر) ص ۱۷

عَلَّامٌ مِّنَّا وَيَرْحَمُهُ اللَّهُ تَعَالَى حَدِيثٌ "أَعْطَيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ  
الْأَرْضِ" (مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں) کی شرح میں  
لکھتے ہیں،

حدیث مبارک میں جن خزانوں کی چابیاں عطا کرنے کا ذکر ہے  
ان کا ایک مطلب یہ ہے کہ ان سے تمام جہانوں کے خزانے  
مراد ہیں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بقدر استحقاق  
عطا فرمائیں تو جو چیز جب بھی اس عالم میں ظاہر ہوتی ہے تو  
حضور ہی اللہ تعالیٰ کے اذن کے ساتھ وہ چیز عطا فرماتے ہیں  
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے علم غیب کئی کی چابیاں اپنے ساتھ مختص  
کی ہیں کہ اس کے سوا (ذاتی طور پر) ان کو کوئی نہیں جانتا  
لیکن اس نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
بخششوں کے خزانوں کی چابیوں کی عطا کے لئے خاص  
فرمایا ہے ان خزانوں میں سے جیسے جو ملتا ہے وہ حضور ہی کے  
ہاتھ سے ملتا ہے۔

نیز لکھتے ہیں،

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات کا  
اختیار دیا کہ آپ نبی ہونے کے ساتھ ساتھ عبدیت اور فقر  
کو پسند کر لیں یا امیری اور بادشاہت کو، تو آپ نے  
امیری کی بجائے فقیری کو اختیار فرمایا اور زمین کے خزانوں

لے محمد عبدالرؤف مناوی، محدث، فیض القیوم شرح جامع الصغیر ۱/۵۶۴

میں تصرف کرنے کو ترک کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس (زمین کے فرائضوں میں تصرف چھوڑنے) کے عوض حضور کو آسمانوں کے خزانوں میں تصرف کا اذن عطا فرمایا، مثلاً ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لانا، چاند کو ڈوٹکڑے کر دینا، ستاروں سے رجم، آسمانوں کو پھیرنا، بارش روکنا اور برسانا ہواؤں کو بدلنا اور انھیں روکنا، بادلوں کا سایہ کرنا، اور اس کے علاوہ جو خوارق ہیں۔

ابو نعیم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، یہ آپ نے فرمایا:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر مجھے یہ بشارت دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے میری امداد فرمائی اور مجھے نصرت عطا فرمائی اور رب کو میرے آگے کر دیا اور مجھے ملک و سلطنت دی گئی۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے لائق اور شایانِ شان بھی یہی ہے اس لئے کہ آپ دنیا اور آخرت میں مرجعِ خلائق ہیں۔

امام نووی قاضی عیاض کے حوالے سے اس حدیث مبارک و اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا

۱۔ محمد عبدالرؤف منادی، محدث، فیض القدير شرح جامع الصغير ۱۳۸/۱

۲۔ عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی، امام، خصائص کبریٰ فیصل آباد ۱۱۱/۱

سردار ہوں) کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

سید (قوم کا سردار) وہ ہوتا ہے جسے اپنی قوم پر فوقیت اور برتری حاصل ہو، اور تمام تکالیف اور مشکلات میں اس کی طرف رجوع کیا جاتا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا اور آخرت میں تمام لوگوں کے سردار ہیں۔ قیامت کا ذکر صحیحیت سے اس لئے کیا ہے کہ اس دن آپ کی رزق و رسیا کا اور سی کا اور سی عالم ہوگا، کیونکہ قیامت کے دن آپ کی سیادت کو سب تسلیم کریں گے۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو جس لوگوں نے آپ کی سیادت کا انکار کیا لیکن قیامت کے دن کسی کو مجاہد انکار نہ ہوگی، اس دن تو آپ ہی سب کی توجہ کا مرکز ہوں گے۔

قصیدہ برودہ میں ہے :

نَبِيْنَا الْاَمْرُ الْاَلَّهِي فَدَا حَدُّ

اَبْرًا فِي قَوْلٍ "لَا مِندَاءَ وَلَا نَعَم"

ترجمہ: ہمارے نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم دینے والے نہیں فرمانے والے ایسے ہیں کہ "ہاں" اور "نہ" کہنے میں آپ سے زیادہ کوئی سچا نہیں۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی شرح میں لکھتے ہیں :

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امیر (حکم دینے والے) اور

ناہی (منع کرنے والے) ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ایسے حاکم ہیں کہ آپ کے سوا اللہ تعالیٰ کی  
مخلوق میں کوئی حاکم نہیں، اور جب بھی آپ نے کسی معاملہ میں  
لا (نہیں) یا نعم (ہاں) فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے  
مطابق اور حق و صواب فرمایا۔ بس اب آپ سے اللہ تعالیٰ  
کی رضا کی مخالفت اسی صورت میں متصور ہو سکتی ہے جب  
آپ کو کوئی آپ کی مرضی کے خلاف امر و نہی پر مجبور کر نیوالا  
ہو، حالانکہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا حاکم نہیں ہے جو آپ  
کو کسی ایسے امر سے منع کر سکے اور آپ کے احکام رو کر دے  
جس کا آپ علم دینا چاہیں۔ آپ اپنے تمام اقوال میں سچے ہیں۔  
علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں:

بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ایسے خلیفہ و  
نائب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی  
نعمتوں کے "خزان" آپ کے دست قدرت کے تابع  
اور آپ کے ارادے کے ماتحت کر دئے ہیں۔ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہتے  
ہیں محروم کرتے ہیں۔

علامہ قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں:

۱۵ احمد بن شہاب الدین، خفاجی: نسیم الریاض بیروت ۳۵/۲  
۱۵ احمد بن حجر مکی، امام: جہ المنظم مکتبہ قادریہ لاہور ص ۴۲

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسرار و کمالات الہیہ کا خزانہ  
 اور جتنے نفاذ امر ہیں پس اس لئے بارگاہِ مصطفیٰ سے ہی  
 ہر حکم کا نفاذ ہوتا ہے اور حضور کے ہی توسط سے ہر جملائی  
 ملتی ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفسر مقرر  
 جو وہاں سے ہو ہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں وہاں نہیں

علامہ زرقانی مالکی فرماتے ہیں کہ :

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر کا قصد فرماتے ہیں تو نہ  
 اس کا خلاف ہوتا ہے اور نہ ہی اس امر کے واقع ہونے  
 میں مخلوقات میں سے کوئی مانع ہے۔

نیز لکھتے ہیں :

مسلم شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں  
 سے ایک اسم "الشافی" بھی ذکر کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے  
 کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیماری اور دکھ درد سے تنفہار  
 دینے والے ہیں اور اپنی امت پر آنے والی برصیت اور  
 تکلیف کو دور فرمانے والے ہیں۔

خلاصہ کلام : ان محکمہ بالا احادیث مبارکہ اور اقوالِ ائمہ سے جہاں توجیہ

۱ / ۳۴ لے احمد بن محمد قسطلانی، امام : مواہب اللدنیہ مع شرح زرقانی

۱ / ۵ لے محمد بن عبد الباقی زرقانی، علامہ : زرقانی علی المواہب

۲ / ۱۵۲ لے ایضاً

کے متوالے ایمان والوں کی آنکھوں کو قرار ملتا ہے، اور حضور سید المرسلین کے سچے اہل محبت کے قلوب کو ٹھنڈک پہنچتی ہے وہاں آپ کو بعض لوگ ایسے بھی ملیں گے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت، شان میں وارد ان تصریحات کے خلاف بغض کا شکار ہیں اور ان تصریحات کو عقیدہ اسلام اور توحید کے منافی گردانتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک)

ان کے امام محمد اسماعیل دہلوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتہائی کارکنار کرتے ہیں، اور کائنات میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ناسب مطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت کی کلیتہً نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے“

وہ خود کو توحید کا علمبردار سمجھتے ہیں، ان کو یہ علم نہیں کہ جب بارگاہ رسالت میں تنقیص کی جائے تو پھر توحید کا جھنڈا قائم نہیں رہ سکتا۔

دیکھنا! سرکار کا انکار نہ ہونے پائے

ایسی توحید تو شیطان بنا دیتی ہے

لیجئے اہم آپ کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات کی وسعت دکھاتے ہیں، اگر آپ سنی حنفی ہیں تو حضرت علامہ ملا علی قاری اور شیخ محقق عبدالحی محدث دہلوی کے کلام سے اور اگر آپ کا تعلق لاندہلیوں (غیر مقلدوں) سے ہے تو آپ کے رئیس نواب صدیق حسن بھوپالی کی عبارات پیش خدمت ہیں۔ حضرت علامہ ملا علی قاری حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 سَلِّ (مانگ)، یعنی تجھے جس چیز کی حاجت ہے مجھ سے  
 طلب کر۔ اس لئے کہ یہی کریموں کی شان ہے، اور حضور انور  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کوئی کریم نہیں ہے اور  
 جب حضور سے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کو مطلقاً مانگنے کا حکم دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے آپ کو اذن دے رکھا ہے کہ حق تعالیٰ کے خزانوں سے  
 جو چاہیں عطا کریں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ائمہ نے یہ امر  
 حضور کے خصائص میں شمار کیا ہے کہ آپ مختار ہیں، جس کو  
 جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں جیسے اکیلے حضرت خزیمہ  
 بن ثابت کی شہادت کو دو شہادتوں کے قائم مقام قرار  
 دے دیا (بخاری) اور اسی طرح اُمّ عطیہ کو آل فلاں (خاص  
 قبیلے) میں فوجہ گنی کی رخصت عطا فرمائی (مسلم) امام نووی  
 فرماتے ہیں کہ شیارع علیہ السلام اختیار والے ہیں کہ علوم سے  
 جس حکم کی چاہیں تخصیص کر دیں، جیسا کہ حضور سے اللہ علیہ  
 وسلم نے ابو برد بن نیار کو ششماہہ بکری کے بچے کی قربانی  
 کرنے کی اجازت فرمائی۔ اور بھی بہت مثالیں ہیں۔

ابن سبع اور دوسرے علماء کرام نے حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی  
 زمین حضور سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جاگزیب کر دی  
 اس میں سے بتنی چاہیں جسے چاہیں عطا



## خطا ذمادیں۔

اب یہ لائق حسن ہو پان لگتے ہیں کہ :  
 حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نے مجھے  
 مطلقاً فرمایا کہ دنیا و آخرت کی جو بھلائی پاتا ہوں مانگو اور کسی  
 خاص مقصد کی تعیین نہیں کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ  
 تمام امور حضور سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس  
 اور بہت کرم سے وابستہ ہیں، آپ جو چاہیں جسے چاہیں  
 رب کے اذن سے عنایت فرماتے ہیں۔

فَانَّ مِنْ جُودِكَ الْبَنِيَاءُ وَضَرَّتْهَا  
 وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللُّوحِ وَالْقَدَمِ

ترجمہ: حضور! دنیا اور آخرت تو آپ کے سحابِ جود و کرم  
 کا ایک چھینٹا ہے اور لوہے و قلمِ آپ کے علم کا بعض۔

اس کے بعد نواب سوپالی نے فارسی زبان کا ایک شعر نقل کیا ہے :  
 اگر خیریت دنیا و عقبے آرزو داری  
 بدر کا بش بیابہ چہی خواہی تمنا کن  
 ترجمہ: اگر تو دنیا و عقبے کی شہ آرزو بھلائی کا آرزو مند ہے تو  
 حضور کی بارگاہ میں آ کر نودل جاتے مانگ۔

اور یہ بعینہ وہی بات ہے جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بیان

۱۔ علی بن سلطان محمد، لغاری، علامہ: مئذۃ العقباء (درمناں) ۲/۳۴۴  
 ۲۔ عدین حسن خاں بھوپال، نواب مسک الختم، پیر طمان کا پورا، ۲۰۶

فرمائی۔ دیکھئے اشعۃ اللمعات۔

## باطن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات کا بیان

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل اور باطن میں تصرف فرمانے کی واضح اور روشن دلیل و ودیث ہے جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا اتنے میں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھنا شروع کر دی پس اس نے نماز میں اس طرح قرآن پڑھا جو میرے لئے نیا تھا، پھر ایک دوسرا شخص داخل ہوا اور اس کی قرارت پہلے شخص سے بھی مختلف تھی جب میں نماز پڑھ چکا تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے قرآن پاک اس طرح پڑھا جو میرے لئے نیا تھا، پھر دوسرا شخص داخل ہوا اس نے پہلے صحابی سے بھی مختلف طریقے پر قرارت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حکم دیا، ان دونوں نے قرآن پاک پڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تحسین فرمائی۔ اس وقت میرے دل میں زمانہ جاہلیت سے بھی زیادہ حضور کی تکذیب واقع ہوئی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم

لے عبدالحق محدث دہلوی۔ شیخ محقق، اشعۃ اللمعات، مکہ ۱/۳۹۶

نے میرے دل کی کیفیت کو دیکھا تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میں حضرتِ حق جل شانہ کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔  
 حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دلوں پر تصرف کرنے کی یہ کتنی روشن دلیل ہے۔

### دوسری روایت

ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو فضالہ بن عمر اللیثی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا ناپاک ارادہ کیا، جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: تو فضالہ ہے؟ عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! فضالہ ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا سوچ رہے تھے؟ کہا: کچھ نہیں، میں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا تھا۔ حضور نے ہنس کر فرمایا: اللہ سے بخشش مانگ۔ پھر آپ نے دستِ اقدس فضالہ کے سینے پر رکھ دیا تو انھیں سکون قلبی مل گیا۔ حضرت فضالہ کہارتے تھے کہ اللہ کی قسم کہ ابھی سرکار نے اپنا دستِ اقدس میرے سینے سے نہیں اٹھایا تھا کہ میری حالت یہ ہو گئی کہ

پوری کائنات میں حضور سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز زیادہ محبوب  
اور پیاری نہ تھی۔

علاوہ ازیں اور بہت سی مثالیں ہیں جنہیں مٹھوڑے سے تَلْتِخ اور تلاش کے  
بعد جمع کیا جاسکتا ہے۔

## کلمہ "کُن" کے ساتھ تصرف

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ ہے  
کہ آپ نے کسی شخص کو فرمایا: کُن كَذَا لِكَ (تُو اسی طرح ہو جا، تو زود  
اسی طرح ہو گیا، جیسے آپ نے فرمایا:

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حکم بن  
ابی العاص محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں  
بیٹھتا، جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتگو فرماتے  
تو وہ نقل اباتا کرتا تھا، ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے (جلال میں آکر) اس سے فرمایا: کُن كَذَا لِكَ  
(تُو ایسا ہی ہو جا) پس اس کا چہرہ اسی طرح بگڑا رہا،  
یہاں تک کہ مر گیا۔ امام بیہقی، طبرانی، حاکم نے اسے روایت  
کیا ہے، اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

- ۱ (i) محمد سعید رمضان، البوطی، ڈاکٹر؛ فقہ السیرة دار الفکر بیروت ص ۳۶۳  
(ii) عبد الملک بن ہشام، امام؛ سیرۃ نبویہ مع الروض الائف مطبوعہ ملتان ۲/۲۷۶  
۳ عبد الرحمن بن ابی بکر، سیوطی، امام؛ خصائص کبریٰ فیصل آباد ۲/۷۹

امام بہتقی نے تہذیب ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک شخص آپ کے پیچھے اپنا منہ بگاڑ کر نقلیں اتارنے لگا حضور نے فرمایا: كَذَلِكَ فَكُنْ (تو ایسا ہی ہو جا،) وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اس کے اہل خانہ اسے اٹھا کر گھر لے گئے، دو مہینے اسی طرح بیہوش رہا، پھر جب افاقہ ہوا تو اس کا چہرہ بدستور اسی طرح بگڑا ہوا تھا جیسے نقل اتارنے کے وقت تھا۔

امام علامہ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں صحابہ کرام کے سامنے لفظ "کن" سے بیان جواز کے لئے تصرف کیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انظار معجزات میں مآذون تھے اور یہ معاملہ بھی اسی قبیل سے ہے، پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابوذر ہو جا" تو وہ ابوذر تھے۔ اور کعبور کی شاخ کو فرمایا: كُنْ سَيْفًا (تلوار ہو جا)، تو وہ تلوار ہو گئی۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اے مخاطب! پھر تجھ پر تکوین وارد ہوگی جو بے غبار اور

۱۔ عبدالرحمن بن ابی بکر، سیوطی: خصائص کبریٰ فیصل آباد ۱۹۶۲

۲۔ عبدالوہاب شعرانی، امام، علامہ: ایواقیت والجواہر مسطفی البابی مصر ۱۴۰۱

صریح اذن، سورج کی طرح واضح رہنمائیوں، بہر لذید سے زیادہ  
لذیذ اللہ تعالیٰ کے کلام اور نفس کے خیالاتِ فاسدہ اور شیطان  
لعین کے وسوسوں سے پاک اور سچے الہام سے ہوگی جس  
میں کوئی اشتباہ نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا : اے  
ابن آدم! میں اللہ ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں  
کسی شے کو کن فرماتا ہوں تو وہ معرض وجود میں آجاتی ہے  
تو میرا اطاعت شعار بندہ بن جا، پھر میں تجھے ایسا بنا دوں گا  
کہ تو جب کسی چیز کو "کن" (ہو جا) کہے گا تو وہ موجود ہو جائیگی۔  
اللہ تعالیٰ نے ایسا معاملہ بہت سے انبیاء کرام، اولیاء امت  
اور خواص نبی آدم سے کیا ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں :

شیخ اکبر قدس سرہ نے فرمایا کہ بے شک حضرت آصف نے  
بعینہ عرش (تخت بلقیس) میں تصرف کیا اور اس کو اسکی  
جگہ سے معدوم کر کے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس  
اس طرح موجود کر دیا کہ سوائے اس شخص کے جو لمحہ بہ لمحہ  
خلق جدید کو پہچانتا ہے، کسی کو اس کا پتہ نہ چل سکا اور  
اس کے وجود کا زمانہ بعینہ اس کے عدم کا زمانہ تھا، اور یہ  
سب کچھ ایک ہی آن میں تھا اور اس وقت آصف کا

۱۰ حضرت عبدالقادر جیلانی غوث اعظم : فتوح الغیب علی ہامش القائد مقالہ ص ۱۶

کہنا بعینہ ان کا فعل تھا کیونکہ مردِ کامل کا قول اللہ تعالیٰ کے  
قول "کن" کے منزلہ میں ہوتا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

قیامت کے دن حضور صلی علیہ وسلم کے تصرفات

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

سُنو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں، اور میں یہ بات  
بطورِ فخر نہیں کہتا۔ (ترمذی، دارمی)

اور یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ محبوبیت ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ محمد سے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ  
اور کہو کہ:

بے شک ہم آپ کو آپ کی اُمت کے حق میں راضی کر دیں گے  
اور اے پیارے! ہم آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

اُمّ المؤمنین حنّٰت عائشہ صدیقہ عقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اسّٰ کی قسم! میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی  
تمنا پوری کرنے میں بہت جلدی فرماتا ہے۔

۱۔ محمود آلوسی سیّد، علامہ: رُؤن المعانی تہران ۱۹/۱۸۵

۲۔ ابو عبد اللہ محمد عبد اللہ ولی الدین شیخ مشکوٰۃ شریف کراچی ص ۵۱۳

۳۔ مسلم بن حجاج قشیری، امام: صحیح مسلم ۱۱۳/۱

۴۔ ایضاً ۲۷۳/۱

صحیح مسلم کی ایک طویل حدیث میں حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ لوگ قیامت کے دن حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام میں سے ہر ایک کے پاس باری باری حاضر ہوں گے اور ان سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کے لئے درخواست کریں گے تو سہرنبی جو اب دے گا کہ میں اس کے لئے نہیں ہوں، اور آخر کار لوگ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں کہوں گا کہ میں ہی اس (شفاعت کبریٰ) کے لئے ہوں۔ اور یہ وہ شفاعت کبریٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدر فرمائی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں جا کر عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر ایسی تعریفیں اور اپنی بہترین سنار القار فرمائے گا کہ مجھ سے قبل کسی پر منکشف نہیں کی، حکم دیا جائے گا اے محمد! سر اٹھاؤ مانگو (جو مانگو گے) دیا جائے گا، شفاعت کیجئے، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھاؤنگا اور عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت (بخش دے) پس حکم ہو گا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے



ان اُمتیوں کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کروں  
 پر حساب نہیں ہے اور وہ دوسرے دروازوں میں باقی  
 لوگوں کے ساتھ شریک ہیں۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے اپنی دُعا چھپا رکھی ہے تاکہ قیامت کے دن اپنی  
 اُمت کی شفاعت کروں اور یہ ان شراکِ اللہ تعالیٰ میں  
 اس اُمتی کے لئے ہوگی، جو اس سال میں مرا کہ اللہ تعالیٰ  
 کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور آسے  
 کھولنے کا حکم دوں گا۔ خازن پوچھے گا آپ کون ہیں؟ میں  
 کہوں گا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پس وہ فرشتہ  
 کہے گا مجھے آپ ہی کے لئے یہ دروازہ کھولنے کا حکم ہے آپ  
 سے پہلے میں اسے کسی کے لئے نہیں کھولوں گا۔

ایک اور روایت میں ہے:

پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے ایک حدِ مُعْتَبِن  
 کی جانے گی، پس میں انھیں آگ سے نکال کر جنت

۱۱۱ / ۱

صحیح مسلم

ابن مسلم بن حجاج شیبزی، امام:

۱۱۳ / ۱

کے ایضاً

۱۱۲ / ۱

کے ایضاً

میں داخل کروں گا۔

**خلاصہ کلام :** یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات کی ایک معمولی سی جھلک ہے، اور آپ کی سرکاری کا اظہار قیامت کے دن ہوگا جہاں آپ کی قدرت اور تصرف اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کے مقام و مرتبے کا انکار کرنے والوں کو بھی مجال انکار نہیں ہوگی اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے کہ اس نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذن اور اختیار بخشا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام نبیوں کو خارق عادت بہت سے تصرفات کا اذن عطا فرمایا ہے۔

## انبیاء کرام علیہم السلام کا تصرف اور قدرت

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "أُولَئِكَ الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنَّبُوءَةَ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں، جاننا چاہئے کہ مخلوق پر حکم رانی کرنے والوں کے تین گروہ ہیں، ان میں سے تیسرا گروہ انبیاء کرام کا ہے اور یہ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف عطا فرمائے ہیں کہ ان کے سبب وہ مخلوق کے باطن یعنی دلوں اور رُوحوں میں تصرف کرنے پر قادر ہوتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ قدرت و اختیار بخشا ہے جس کے ذریعے مخلوق کے ظاہری احوال میں تصرف کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور جب انبیاء کرام

ان دونوں وصفوں کے جامع ہونے تو لامحالہ حاکم مطلق (اور اللہ تعالیٰ کے نائب علی الاطلاق) قرار پائے۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

پھر میں نے دیکھا شیخ ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تصریح فرمائی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے یعنی یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوت مبارک اور جسم اقدس کی زیارت ناممکن نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام زندہ ہیں، وصال کے بعد ان کی رُو حیں لوٹادی رہیں، انھیں اپنی قبروں سے باہر نکلنے کا اذن دیا گیا ہے اور انھیں عالم بالا اور عالم زیریں میں تصرف کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اور ایک وقت میں کثیر لوگوں کا ان کو دیکھنا باہر اور ممکن ہے، اور اس میں کوئی مانع (رکاوٹ) نہیں ہے جیسے سورج کو ایک وقت بے شمار لوگ دیکھتے ہیں۔

علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں :

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھپڑے حضرت عزرائیل علیہ السلام کی فقط آنکھ نکلی، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ موت کے فرشتے تھے، ورنہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے غضب ناک تھپڑے ساتوں

۶۷ - ۶۸ / ۱۳

۱۰ فخر الدین رازی، علامہ، تفسیر کبیر

ص ۲۵۶

۱۱ احمد بن حجر مکی، امام، فتاویٰ حدیثیہ مصطفیٰ البابی مصر

آسمان ریزہ ریزہ ہو جاتے۔

## کرامات کے بارے میں مذاہب

علامہ تفتازانی نے فرمایا :

جمہور مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ اولیائے کرام سے کرامات کا ظہور جائز ہے، اور اکثر معتزلہ اس کے منکر ہیں۔ استاذ ابواسحق بھی ان کے مذہب کے قریب رائے رکھتے ہیں۔ امام الحرمین نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔ پھر جو جاز کہتے ان میں سے بعض کا مذہب یہ ہے کہ قصد اور اختیار سے کرامت کا واقع ہونا ناممکن ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ دعویٰ کے مطابق ہونا ناممکن ہے، یہاں تک کہ اگر کسی ولی نے دعویٰ ولایت کیا اور خوارق عادات کا اعتقاد کیا تو جاز نہیں اور کرامت واقع نہیں ہوگی بلکہ بسا اوقات وہ شخص مرتبہ ولایت سے گرجاتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اگر کرامات معجزہ کی جنس سے ہوں (جیسے سمندر کا چرنا، لائٹی کا سانپ بن جانا، مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ) تو ممنوع ہیں۔ وہ کہتے ہیں اسی وجہ سے معجزہ اور کرامت میں فرق ہوتا ہے۔ امام رازی اپنا فیصلہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ تمام مذکورہ بالا مسالک درست نہیں، ہمارا پسندیدہ مسلک

یہ ہے کہ تمام قسم کے خوارقِ عادات بطورِ کرامت جائز ہیں۔ رہا کرامت و معجزہ میں فرق، تو وہ اس طرح ہو جاتا ہے کہ کرامت اس خرقِ عادت امر کو کہتے ہیں جو دعوائے نبوت سے خالی ہو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی ولی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو جاتا ہے، اور کرامت کا مستحق نہیں رہتا، بلکہ ایانت اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے۔  
نیز لکھتے ہیں:

پاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض معجزات کے بارے میں نصِ قطعی وارد ہوتی ہے جیسے مثلاً اس پر نصِ قطعی ہے کہ قرآن کی مثل کوئی نہیں لاسکتا، اور وہ اس حکم کے منافی نہیں ہے کہ ہر وہ چیز جو نبی کے لئے معجزہ ہو، جائز ہے کہ وہ ولی کے لئے کرامت ہوئے۔

## اولیاءِ سابقین کی کرامتیں

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں:

اولیاءِ کرام سے وقوعِ کرامت کے ثبوت کے لئے ہمارے پاس دو طریقے ہیں: پہلا طریقہ یہ ہے کہ نص سے ثابت ہے وہ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت حضرت

۱۔ مسعود بن عمر تفتازانی، علامہ، شرح عقائد دارالمعارف نعمانیہ، لاہور ۳۰۳/۲

۳۰۳/۲

۱۵ ایضاً

مریم علیہا السلام کا قصہ ہے، اور یہ کہ جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام محراب میں داخل ہوتے تو ان کے پاس رزق پاتے اور پوچھتے کہ اے مریم! یہ رزق تمہارے لئے کہاں سے آتا ہے؟ وہ جواب دیتی کہ یہ رزق میرے رب کی طرف سے ہے۔ اور اسحاق کہتے کہ واقعہ کہ وہ سالہا سال کھائے پئے بغیر غار میں رہے۔ اور حضرت آسف کا واقعہ کہ انھوں نے تختِ بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پلک جھپکنے سے پہلے حاشر کر دیا۔

## کرامات صحابہ

پوں تو صحابہ کی کرامات بے شمار ہیں مگر سب سے بڑی اور عظیم کرامت یہ ہے کہ انھوں نے ہر ممکن صورت سے دین کی نصرت و امداد کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں ثابت قدم رہے۔ اس جگہ ہم صحابہ کرام کی چند کرامات کا ذکر کریں گے۔ امام بلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

کرامات کے ثبوت پر دلیل وہ آثار ہیں جو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے منقول ہیں۔

## حضرت ابو بکر کی کرامت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین

لے سعود بن عمر تغلابانی، علامہ: شرح عقاید دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲/۴-۲۰۳

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ یہ دو تمہارے بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ام المؤمنین نے کہا کہ یہ محمد اور عبدالرحمن میرے دو بھائی تو ہوئے اور میری دو بہنیں کون سی؟ کیونکہ اسماء کے سوا میری کوئی دوسری بہن نہیں ہے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا: جیہ بنت خاریجہ کے شکم میں تمہاری دوسری بہن ہے۔ فرمایا کہ عقیق میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی ہے کہ یہ لڑکی ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کی زوجہ محترمہ حبیبہ بنت خاریجہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جو ام کلثوم کے نام سے موسوم ہوئی۔

## حضرت فاروق اعظم کی کرامت

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب خطبہ کے دوران میں آواز دی کہ اے ساریہ! پہاڑ کی طرف توجہ کرو پہاڑ کی طرف دھیان دو۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ساریہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کلام سنا دیا۔ حالانکہ وہ اس وقت تقریباً ڈیڑھ ہزار میل دور مقام نہاوند میں تھے اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسرا واقعہ دریا کے نیل کی طرف آپ کا مرا سہ بھیجا اور دریائے نیل کا خشک ہو جانے کے بعد جاری ہو جانا آپ کی بیٹن کرامت ہے۔

## حضرت عثمان غنی کی کرامت

عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا، یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ باغیوں کے محاصرہ میں تھے پس آپ نے فرمایا: خوش آمدید میرے بھائی!، آپ نے بتایا کہ میں نے اسٹی کھڑکی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے عثمان! ان لوگوں نے آپ کا محاصرہ کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! پھر فرمایا: کیا انہوں نے تمہیں پیاس میں مبتلا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پس حضور نے میرے لئے پانی کا ایک ڈول لٹکایا اور میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ یہاں تک کہ میں اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں، اس کے بعد حضور فرمانے لگے: اے عثمان! اگر آپ چاہیں تو ان محاصرہ کرنے والوں کے خلاف تمہاری مدد کرنا اور اگر چاہیں تو ہمارے پاس آکر افطاری کریں۔ پس میں نے حضور کے پاس افطاری کرنے کو پسند کیا اور اسی دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے۔

۱۔ عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی، امام: حاوی للفتاویٰ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۲۶۲



## ثبوت کرامت پر دلائل

کرامت کے ثبوت پر دلائل کا ذکر کرتے ہوئے علامہ نقار نے لکھتے ہیں : صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے صالحین کی کرامات کا ثبوت باعتبار معنی کے حد تو ان کو پہنچا ہوا ہے۔ اگرچہ تفصیلات کا ثبوت خبر واحد کے طور پر ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے نہاوند میں اپنے شکر کو دیکھ لیا اور یہاں تک کہ آپ نے فرمایا : اے ساری پہاڑ کی طرف توجہ کرو، پہاڑ کی طرف دھیان دو۔ اور حضرت ساریہ نے یہ سن لیا۔ اور جیسا کہ حضرت سناہ ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زہری لپٹا اور زہر کا آچھے کوئی ضرر نہ پہنچانا آپ کی روشن کرامت ہے۔ اور حضرت علی کی کرامات تو اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کرامات اولیاء کا ظہور قریب قریب اتنا ہے کہ شہرت میں معجزات انبیاء کے قریب ہے اور اس کا انکار مبتدعین اور اہل اہوا سے کوئی نئی بات نہیں، کیونکہ انہوں نے اس کا وقوع نہ کبھی اپنی ذات سے ہوتے دیکھا ہے اور نہ ہی انہوں نے کبھی یہ سنا ہے کہ ان کے سرداروں سے کرامت کا ظہور ہوا ہو جن کے بارے میں وہ یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ بھی امور عبادات میں اجتہاد کرنے اور برائیوں سے اجتناب کرنے کی وجہ سے کسی مقام اور مرتبہ پر پہنچے ہوئے

ہیں پس یہ لوگ اسحابِ کرامات اولیاء اللہ کے حق میں  
 طعن و شنیع اور برائی میں پڑ گئے، ان کے بچے ادھیڑنے اور  
 غیبت کرنے لگے رہتے ہیں اور اولیاءِ کرام کو جاہلوں اور جعلی  
 صوفیوں کے نام سے یاد کرتے ہیں اور ان کو مبتدعین افراد کے  
 زمرے میں شمار کرتے ہیں۔

خبردار! تم اولیاءِ کرام کا انکار کرنے سے بچنا، اس لئے کہ یہ زہرِ قاتل  
 ہے، اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین !  
 علامہ شامی علیہ الرتہ فرماتے ہیں:

علماء و مشائخ عارفین اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کے وارث ائمہ فرماتے ہیں کہ ولیوں کی عظمت و کرامت کے  
 منکر پر پہلی مچھٹکار تو یہ پڑنی ہے کہ وہ ان نفوسِ قدسیہ کی  
 برکات سے محروم ہو جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ اولیاءِ کرام کے  
 منکر پر سو بر خاتمہ کا خوف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ  
 ایمان پر فرمائے۔ آمین !

## شیخین کی کرامت

امام ابو سعید عبد الممالک ابن ابی عثمان سے روایت ہے:  
 ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت

۱۔ مسعود بن عمر تفتازانی، علامہ: شرح عقائد ۲۰۴/۲

۲۔ محمد امین بن عابدین شامی، سید: رسائل ابن عابدین (طبع لاہور) ۳۱۶/۲

پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا تو نور کے دو منبر لائے جائیں گے، ایک عرش کی دائیں طرف کو یا بائیں اور دوسرا بائیں جانب، ان پر دو شخص بیٹھ جائیں گے پس وہ جو عرش کی دائیں جانب ہوگا منادی کرے گا کہ اے گروہِ خلائی جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جس نے مجھے ابھی تک نہیں پہچانا تو اسے جان لینا چاہیے کہ میں جوانِ جنت کا خازن ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں جنت کی چابیاں ابوبکر اور عمر کے سپرد کر دوں تاکہ یہ دونوں اپنے چاہنے والوں کو جنت میں داخل کریں، حسبِ دارِ گواہ ہو جاؤ۔

پھر عرش کی بائیں طرف والا فرشتہ منادی کرے گا اے گروہِ خلائی جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالکِ دوزخ کا داروغہ ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دوزخ کی چابیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کر دوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں وہ چابیاں ابوبکر و عمر کے سپرد کر دوں تاکہ وہ ان لوگوں کو دوزخ میں داخل کریں جو ان دونوں سے بغض رکھتے تھے۔ سنو! گواہ رہنا!

۱۔ ابوسعید عبدالملک، امام: شرف النبی مکتبہ تہران، ایران ص ۹۷-۹۶-۲۹

## ضروری وضاحت

اور یہ امام ابو سعید نیشاپوری وہ شخصیت ہیں جن سے جلیل القدر  
ائمہ حدیث نے روایتیں لی ہیں، جیسے حافظ حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری،  
ابو محمد الحسن، ابن محمد الخلیل، ابوالقاسم الازہری اور ابوالقاسم  
النبوخی وغیرہم۔

اور خاتمہ المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے  
رسائل ابن عابدین میں امام ابو سعید کی کتاب "شرف النبی" سے یہ  
روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں:

ادرا ابو سعید نے شرف النبوة میں عبدالعزیز سے اپنی سند  
مرفوع کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میں اور میرے اہل بیت کی مثال اس طرح ہے  
جیسے جنت میں ایک درخت ہو اور اس کی شاخیں دنیا  
میں پھیلی ہوئی ہوں، جس نے شاخوں کو تھام لیا اس نے  
اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ پایا۔

امام ابو سعید، ملا (عمر بن محمد) نے اپنی سیرت میں،  
امام دیلمی اور ان کے بیٹے نے حضرات عمران ابن حصین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ص ۱۵

پیش گفتار شرف النبی

لے محمد روشن

۴/۱

رسائل ابن عابدین

۲۷ سید محمد امین ابن عابدین شامی

نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے اہلیت میں سے کسی کو دوزخ میں داخل نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ نے میری اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کرامات صحابہ کے کسی منکر کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی زبان درازی سے امام ابو سعید عبد الملک جیسے حلیل القدر محدث کی روایت کردہ حدیث پر موضوع ہونے کا حکم لگاتے، جیسا کہ احسان الہی ظہیر نے کیا ہے۔

نہیں بخدا بلکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ایک قبیح جسارت ہے اور انکار حدیث کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ جو شخص ان محولہ بالا حدیثوں کو موضوع قرار دیتا ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس دعویٰ پر فن حدیث کے ثقہ اور ماہرین ائمہ حدیث کا کوئی حوالہ پیش کرے مگر وہ ایسا کبھی نہیں کر سکے گا۔

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

دارقطنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان چھ افراد سے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا تھا، ایک طویل گفتگو فرمائی، ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں میرے سوا کوئی شخص ہے جسے

۵/۱ لے سید محمد امین ابن عابدین شامی ، رسائل ابن عابدین  
۷۰ ص لے احسان الہی ظہیر البریلویہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اے علی! قیامت کے دن میرے علاوہ تو جنت و دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوگا انہوں نے کہا خدا گواہ ہے کہ آپ کے علاوہ کسی کو یہ نہیں فرمایا۔ اور اسی حدیث کا مفہوم عنترہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تو قیامت کے دن جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوگا، دوزخ کسے گی یہ میرے لئے ہے اور یہ آپ کے لئے۔

ابن سہاک روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ پل صراط سے وہی گزر سکے گا جس کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرنے کا پاس لکھ کر دیں گے یہ۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

اصحاب صحاح اور ائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت کی ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مستقبل کی خبریں دی ہیں، جیسے یہ وعدہ کہ انھیں دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوگا (یہاں تک کہ فرمایا)، اور یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم شہید کئے جائیں گے اور قوم کا بد بخت ترین

۱۔ احمد ابن حجر مکی، امام، محدث، صواعق محرقة، مکتبہ قاہرہ، مصر، ص ۶۰

شخص ان کے سہرا قدس کے خون سے ان کی داڑھی مبارک کو رنگے گا۔ اور اس بات کی خبر کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں، اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں گے اور دشمنوں کو دوزخ میں لے

علامہ شہاب الدین احمد خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن اثیر نہایہ میں لکھتے ہیں کہ سُنو! بے شک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں آگ کا تقسیم کرنے والا ہوں۔ یعنی اُن کی مراد یہ ہے کہ لوگوں کے دو گروہ ہیں، ایک گروہ میرے ساتھ ہے اور وہ راہِ ہدایت پر ہے، اور ایک گروہ میرا مخالف ہے اور وہ گمراہ ہے۔ پس آدھے لوگ میرے ساتھ جنت میں جائیں گے اور آدھے جو میرے مخالف ہیں دوزخ میں جائیں گے۔

میں (احمد خفاجی) کہتا ہوں ابن اثیر ثقہ ہے، اور جو کچھ حضرت علی نے بیان کیا ہے وہ اپنی رائے سے نہیں کہا جاسکتا لہذا وہ مرفوع کے حکم میں ہے اس لئے کہ اس میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے۔

امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: شاذان فضلی نے حضرت علی کا یہ قول ایک رسالہ ”رؤ شمس“

۱۔ قاضی عیاض مالکی، امام، شفا، فاروقی کتب خانہ، ملتان ۱/۲۲۳  
۲۔ احمد خفاجی شہاب الدین، علامہ، نسیم الریاض، مکتبہ سلفیہ مدنیہ منورہ ۳/۱۶۳

میں روایت کیا ہے۔

لہذا جو شخص ائمہ ثقافت کا کوئی حوالہ دیتے بغیر بلا دلیل اس روایت کو موضوع کہتا ہے، جیسے کہ احسان الہی ظہیر نے کہا ہے تو اس کی بات قابلِ توجہ نہیں ہے، اس کی طرف کان نہیں دھرنے چاہئیں۔

سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بیان کرتے ہیں کہ :

تمام اُمتِ مسلمہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ اور آپ کی اولادِ پاک کا مشائخِ عظام اور پیرانِ کرام کی طرح احترام کرتی ہے اور اُمتِ مسلمہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ امورِ تکوینیہ ان سے متعلق ہیں اور ان کے نام کی فاتحہ دلوانا، نذریں ماننا، صدقاتِ خیرات کرنا لوگوں کا معمول اور رواج ہے، جیسا کہ یہ معاملہ اولیاءِ کرام کے لئے جاری ہے۔

## اُمتِ محمدیہ کے ولیوں کی کرامتیں

اس سے پہلے آصف بن برخیا کی کرامت کا ذکر کر چکا ہے کہ انھوں نے تختِ بلقیس کو مقام ”سبا“ سے آنکھ چھپکنے سے پہلے لاکر دربارِ سلیمانی میں پیش کر دیا تھا۔ ارشادِ ربّانی ہے :

اور جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا اس نے سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں آپ کے پلک چھپکانے سے پہلے اس

۱۔ احمد رضا قادری، بریلوی، الامن والعلیٰ کامیاب دار التبلیغ لاہور ص ۵۹  
۲۔ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ، تحفہ اثنا عشریہ فارسی سہیل اکیڈمی لاہور ص ۲۱۴



تخت کو آپ کی خدمت میں لاسکتا ہوں!۔  
 غور کیجئے، یہ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ایک ولی نئے  
 لیکن ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء  
 کرام کی طاقت و ہمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ وہ امت جس کے بارے  
 میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلدُّنْيَا

ترجمہ: اے مسلمانو! تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے سامنے  
 پیش کی گئی۔

اور امت مصطفویہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کے اولیاء کی کرامات اتنی کثیر ہیں  
 کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے اور بالخصوص حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ  
 سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات جن کے بارے میں ابوالحسن  
 ندوی لکھتے ہیں:

سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کثیر الکرامات  
 ہونے پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے۔ شیخ الاسلام عزالدین  
 ابن عبد السلام اور ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ سیدنا شیخ عبدالقادر  
 جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات حد تو اتر کو پہنچی  
 ہوتی ہیں۔

۱۵ القرآن ۲۰/۲۰

۱۶ القرآن ۱۱/۳

۲۵۸/۱

۱۷ ابوالحسن علی ندوی تاریخ دعوت و عزیمت اردو مکتبہ مجلس نشریہ اسلام کراچی

## امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا دربارِ غوثیت میں فراجِ عقیدت

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام کی عظمت اور آپ کے ارشادِ قدیمیٰ ہذا کی وسعت و ہمہ گیری کو بیان کرنے ہوئے فرماتے ہیں:

قرب و ولایت کا مرکزی مقام ائمہ اہلبیت سے منتقل ہو کر جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا تو یہ مقام آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ آپ کے اور ائمہ اہلبیت کے درمیان کوئی اور شخص اس مقام پر فائز نہ ہوا۔ پس قرب و ولایت کی راہ میں اقطاب اور نجباء سب کو آپ ہی کے توسط سے فیض حاصل ہوتا رہا۔ کیونکہ یہ مرکزیت آپ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

أَفَلَتْ تَشْمُوسُ الْأَوَّلِينَ، وَ شَمْسُنَا

أَبَدًا عَلَى أُنْفُوتِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ

ترجمہ: پہلوں کے آفتاب غروب ہو گئے مگر ہمارا آفتاب ہمیشہ بلند ہی کے انقی پر چمکتا رہے گا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس شعر کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”شمس“ سے مراد فیضانِ رشد و ہدایت ہے، اور ”أَفُولُ“

(غروب ہونے) سے مراد اس فیضان کا ختم ہو جانا ہے،

اور یہ معاملہ (سلسلہ فیضِ رسائی) جو کہ اولاً پہلوں سے

متعلق تھا، جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس منصب پر فائز ہوئے تو آپ سے متعلق ہو گیا اور آپ رشد و ہدایت کے وصول کا ذریعہ بن گئے، جیسا کہ آپ سے پہلے آپ کے پیش رو ذریعہ رشد و ہدایت رہے، اور نیز جب تک یہ ذریعہ فیض جاری رہے گا تو آپ ہی کے وسیلہ اور ذریعہ سے فیض حاصل ہوتا رہے گا، لہذا آپ کا یہ فرمان بجا اور درست ہے کہ پہلوں کے آفتاب غروب ہو گئے (آخر تک)۔

یہ بھی فرماتے ہیں،

مجدد الف ثانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے اس مقام میں نائب ہیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی نیابت سے مجھے یہ مقام ملا ہے، جیسے کہ کہا جاتا ہے "چاند کا نور آفتاب کے نور سے مستفاد ہے"۔

## مشہور اعتراض

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک اعتراض جسے بہت اہمیت دی جاتی ہے قصیدہ غوثیہ کے حوالہ سے کیا جاتا ہے کہ اس میں بعض ایسے امور کی نسبت حضرت شیخ کی طرف کی گئی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہیں، نیز مکذہبین حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ اعتراض

۱۔ احمد سرہندی مجدد الف ثانی مکتوبات فارسی ترکی مکتوب نمبر ۱۲۳ ۵۸۵/۲

۲۔ ایضاً

کرتے ہیں کہ آپ نے عجز و تواضع کے خلاف یہ کہا ہے :  
(۱) اور اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام اقطاب پر حکمران بنایا اور میرا حکم  
ہر حال میں نافذ ہے۔

(۲) اے میرے مرید! تو کسی چغل خور سخن چین اور اس کی شرارتوں  
سے نہ ڈر، کیونکہ میں جنگ کے وقت ثابت قدم ،  
قابل دشمن ہوں۔

(۳) آسمان اور زمین میں میرے نام کے ڈنکے بجتے ہیں اور میرے  
نقیب سعادت ظاہر ہو رہے ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں جو میری حکومت کے  
ماتحت ہیں اور میرے اوقات میرے دل کے لئے صاف اور  
شفاف ہیں۔

(۵) میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب  
ایسے تھے جیسے مہمیلی پر رانی کا دانہ۔

(۶) میں جبلان کا رہنے والا ہوں، محی الدین میرا لقب ہے اور  
میری رفعت و بلندی کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر  
لہرا رہے ہیں۔

## قصیدہ غوثیہ کی صحت انتساب پر دلائل و شواہد

مکذہبین کے اس اعتراض کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ اس

کی صحت و درستی پر یہی کہنا کافی ہے کہ اس کی شہرت مشرق و مغرب میں بلا انکار  
مسئلہ ہے، اور یہ قصیدہ بہجتہ الاسرار کے حاشیہ پر مصر میں طبع ہو چکا ہے۔  
ایران، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں بار بار شائع ہونا اور بہت  
سے جلیل القدر فضلا کا اس کی شرحیں اور حاشیے لکھنا اس کی واضح دلیل ہے۔  
شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں :

اور اسی وجہ سے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے کلمات  
ارشاد فرمائے جن سے عظمت و فخر کا اظہار ہوتا ہے اور آپ  
سے تسخیرِ عالم کا ظہور ہوا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سیدی زروق کے تذکرہ میں لکھتے ہیں :  
حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدہ غوثیہ کی  
طرز پر سیدی زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی قصیدہ  
لکھا ہے یہ

منکرین کی یہ تکذیب دراصل سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف  
لوٹی ہے نہ کہ کسی اور کی طرف۔ اور یہ ایسی جسارت ہے جو قابلِ معافی  
نہیں ہے، اور بلاشبہ حضرت شیخ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصریح  
فرمادی ہے کہ مجھے یہ تمام فضائل و کمالات اللہ تعالیٰ کے اذن اور قدرتِ کاملہ  
سے حاصل ہوئے ہیں تو پھر اس میں شرک کا کون سا شائبہ ہے ؟

۱۔ ولی اللہ محدث دہلوی : ہمعات فارسی حیدرآباد ص ۸۲-۸۳  
۲۔ عبدالعزیز محدث دہلوی : بستان المحمدین کراچی ص ۳۲۲

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں (اصل عبارت فارسی  
میں ہے اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے) :

اصحابِ طریقت اور اولیائے امت میں سے طریقِ جذب  
کی تکمیل کے بعد جس شخصیت نے اس نسبت (یعنی نسبت  
اویسیہ) کی اصل کو اکمل اور اتم طریقہ سے حاصل کیا وہ حضرت  
شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اسی لئے  
کہتے ہیں کہ آنجناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزارِ اقدس میں  
زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں۔

نیز لکھتے ہیں کہ :

حضراتِ نقشبندیہ کے عجیب تصرفات ہیں، مثلاً کسی مراد کی  
طرف توجہ کی تو وہ پوری ہو گئی اور طالبِ سلوک کے دل میں  
تاثیر کرنا، بیماری کی بیماری کو دور کر دینا، اور گنہگار کو توبہ کا شوق  
عطا کرنا، لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا یہاں تک کہ وہ  
محبت و تعظیم کرنے لگتے ہیں، اور ان کی عقلوں میں تصرف کرنا  
یہاں تک کہ ان میں عظیم واقعات نقش ہو جاتے ہیں، اور  
اسی طرح زندوں اور اہل قبور میں سے اہل اللہ کی نسبت پر  
آگاہ ہو جانا اور لوگوں کے قلبی خطرات اور خیالات پر مطلع  
ہونا، مستقبل کے واقعات کو پیشگی ظاہر کر دینا، اور

نازل ہونے والے مصائب و بلیات کو دفع کر دینا وغیرہ۔  
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سید میر ابو العلی اکبر آبادی رحمہ اللہ  
تعالیٰ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

میر سید ابو العلی ایک دن حضرت خواجہ معین الدین اجمیری  
رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر انوار کی طرف متوجہ تھے کہ اسی  
اشنا میں انھوں نے قبر انور سے آواز سنی (بیان کیا گیا ہے  
کہ میر ابو العلی کے اہل خانہ نے ان کے فرزند نور علی کے  
عارضہ علالت کے سبب ایک روپیہ اور ایک چادر بطور  
نیاز مزار خواجہ پر بھیجی تھی حضرت میر کو اس کی اطلاع  
نہیں تھی) کہ تمہارے فرزند کی صحت کے لئے تمہارے گھر  
سے یہ کچھ نیاز آئی ہے اور اہل خانہ نے دوسرے فرزند  
کے لئے بھی التجا کی ہے، نیاز قبول اور التجا مبذول ہے۔  
بعض مبتدعین نے اہلسنت کے عقائد کے بارے میں لکھا ہے،  
پس اس قوم (اہلسنت) کے عقائد انبیاء و مرسلین اور  
اولیاء صالحین کے بارے میں وہی ہیں جو یہود و نصاریٰ  
کے حضرت مسیح، حضرت عزیر، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہم السلام  
کے بارے میں تھے اور یہ (اہلسنت) اسی طرح کا عقیدہ  
رکھتے ہیں جیسے کہ پہلے زمانے کے مشرکین اور بت پرست

۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: القوال الجمیل کراچی ص ۳۳  
۲۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: النفاس العارفین فارسی متان ص ۲

لات، عُزَی، منات، یغوث، یعوق اور نسر وغیرہ کے بارے  
میں رکھتے تھے کہ انہوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک  
بنا ڈالا تھا۔

حضرات قارئین! آپ نے دیکھا کہ اس شخص نے اہل سنت کے حق میں اپنی  
ہرزہ سرائی اور یا وہ کوئی میں کون سی گالی کو چھوڑا ہے جو باقی رہ گئی ہو! لیکن  
ہم نہایت شائستگی سے پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی لامذہبی غیر مقلد اسی قسم کا  
فتویٰ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر چسپاں کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟  
کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب جمعات، قول جمیل، انفاس العارفين  
میں وہ سب کچھ لکھ گئے ہیں جو اس قائل کے نزدیک جاہلیت کا شرک ہے  
اب وہی صورتیں ہیں، یا تو یہ غیر مقلدین شاہ ولی اللہ صاحب پر  
شرک کا فتویٰ لگا کر خود بھی سب مشرک ہو بیٹھیں، کیونکہ وہ انہیں اپنا امام  
مقتدا مانتے ہیں، اور اگر ان پر شرک کا فتویٰ جاری نہیں کرتے اور انہیں  
مومن اور موحد سمجھتے ہیں تو پھر ہم پوچھتے ہیں آخر کیا فرق ہے کہ تمہوراہلسنت  
تو آپ کے نزدیک مشرک قرار پائیں اور جب وہی اعتقادات آپ کے  
امام و پیشوا کے ہوں تو وہ بدستور مومن موحد کہلائیں، آخر اس فرق کی  
وجہ کیا ہے؟

## برکات ابدال

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے



سُننا کہ ابدالِ شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہیں، ان میں سے جب بھی کوئی فوت ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی بجائے دوسرا مقرر فرما دے گا، ان کے وسیلے سے بارش برساتی جائے گی اور ان کے وسیلے سے مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح دی جائے گی اور ان کی بدولت اہل شام سے عذاب دُور کیا جائے گا۔ (رواہ احمد)

## دوسری روایت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تین سو ابدال ہیں، ان کے قلوب حضرت آدم علیہ السلام کے قلبِ اطہر پر ڈھالے گئے ہیں (یہاں تک کہ فرمایا) اور جب ان تین سو میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ لوگوں میں سے کسی اور کو مقرر فرما دیتا، ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ جلاتا مارتا ہے، کھینٹیاں اگانا اور مصائب دُور کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے پوچھا گیا کہ ان کے وسیلے سے کیسے زندہ کرتا اور مارتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ ابدال اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اُمت میں کثرت فرما، تو اللہ تعالیٰ اُمت کو کثیر فرما دیتا ہے

لے محمد بن عبداللہ، ولی الدین خطیب : مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۸۳

اور وہ جابروں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں تو انہیں ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ بارش مانگتے ہیں تو بارش برسا دی جاتی ہے، اور وہ فصلوں اور باغوں کے اگانے کی درخواست کرتے ہیں تو وہ زمین سے اگادی جاتی ہے، اور مصیبتوں کے وقت دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے وسیلہ سے ہر قسم کی مصیبتیں دور کر دیتا ہے۔

(ابن عساکر)

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے وسیلہ سے اہل زمین کی مصیبتوں کو دور فرما دیتا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ ان میں ابدال ہیں جن کے وسیلہ سے تمہیں مدد دی جاتی ہے اور ان کی بدولت تمہیں رزق دیا جاتا ہے، اور ایک روایت میں ہے انہی (ابدال) کے وسیلہ سے تمہاری دستگیری کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور انہی کے وسیلہ سے تم پر بارش برساتی جاتی ہے۔

## ابدال کے اوصاف اور ان کی پہچان

علامہ شامی فرماتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین خصلتیں جس میں پائی جائیں

۱۔ عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی؛ الحاوی للقادی ۲۴۰/۲

۲۔ ایضاً

۲۴۰ - ۲۴۸/۲

وہ ابدال میرا سے ہے، اور ابدال وہ ہیں جن کی وجہ سے دنیا

اور ابدال دُعا نام ہیں، اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں :

(۱) اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلبگار ہونا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے باز رہنا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے لئے غضبناک ہونا۔

شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں :

انبیاء کرام اور مومنین کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر حق

ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اپنی رحمت اور کلماتِ تامہ

کے ساتھ سچا وعدہ فرمایا ہے کہ ان کی مدد و نصرت فرمائے گا

اور انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا، اور ان پر اپنا

خصوصی فضل و انعام فرمائے گا، اور انہیں عذاب نہیں

دے گا۔ اور یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے نزدیک وجیہ و

باوقار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اور دُعا کو قبول

فرمائے گا، اور ان کی دُعاؤں کو بارگاہِ خداوندی میں وہ

مقبولیت حاصل ہے جو کسی اور کی دُعا کو حاصل نہیں ہے۔

## آخری بات

آخری بات یہ ہے کہ اہلسنت و جماعت اور امام احمد رضا قدس سرہ

۲۷۴/۲

رسائل ابن عابدین

اے محمد امین ابن عابدین شامی :

ص ۴۱۰

اے ابن تیمیہ بحرانی الحنبلی، علامہ : اقتضار الصراط المستقیم مکتبہ سانیہ لاہور

کاشانِ انبیاءِ کرام اور اولیاءِ اُمت کے بارے میں یہ وہ عقیدہ و مسلک ہے جو بیان ہوا، اس گفتگو کی ابتدا میں بیان کیا جا چکا ہے کہ خلق اور ایجاد اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اور بندے کے لائق صرف کسبِ صرفِ ہمت ہے اور بندہ ہرگز خالق نہیں ہے۔ یاد رہے کہ اہل سنت و جماعت انبیاءِ کرام علیہم السلام اور اولیاءِ عظام سے صرف دُعا کی درخواست کرتے ہیں اور کامیابی و حاجت برآری کے لئے قصد اور صرفِ ہمت و توجہ کے طلبگار ہوتے ہیں اور حاجتیں پوری کرنے والا حقیقت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص اہل سنت و جماعت پر شرکِ اکبر کے فتووں کی بوچھاڑ کرتا ہے تو وہ خود مشرک اور باہل ہے۔ دراصل وہ ایمان و اسلام کی حقیقت کو جانتا ہی نہیں ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان اور صراطِ مستقیم پر قائم و دائم رکھے آمین  
 وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ  
 و اولیاءِ اُمتہ اجمعین۔

جامع شریعت طریقت، منبع حقیقت و معرفت  
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی

## ایمان افروز تشریح

بر کتاب مبارک "انوار التمجید فی ادلة التوحید" از حضرت عارف باللہ  
مولانا محمد انوار اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سابق مدیر المہام امور مذہبی، جید آباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم و نصلی علی سیدنا محمد النبی الکریم  
فقیر اول سے آخر تک اس کتاب کے مضمون پر آگاہ ہوا، اسے انتہائی درجہ  
پسند کیا اور خوش ہوا۔ درحقیقت یہ سچے طالبوں کے لئے ہدایت اور ان نایاب تجربہ کار  
اور ناواقف افراد کے لئے تنبیہ ہے جو شریعت و طریقت کو الگ الگ سمجھتے ہیں  
اور محققین کے مذہب کے برعکس ان کو لازم و ملزوم نہیں سمجھتے۔

حالانکہ اہل حق کا مذہب اور مشاہدہ یہ ہے کہ ایمان کی دو جزئیں ہیں:

(۱) زبان سے اقرار: جب مومن نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کر لیا  
اپنے تمام ظاہری اعضاء کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و  
علیٰ آلہ وسلم کے ارشادات کا اس طرح تابع بنا لیا کہ اپنی ظاہری گردن کو

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے پٹے سے بال برابر بھی باہر نہیں نکالا تو اس کی زبان کا اقرار سچا ہو گیا، اور شریعت مبارکہ کے مطابق وہ مومن اور مسلمان ہو گیا۔

(۲) اس کے باوجود ابھی اس سے دل کی تصدیق واقع نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ ظاہری اطاعت سے ترقی کر کے اپنے دل کو ہر اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ احکام کا فرمانبردار بنالے اور اپنی تمام خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی مشیت میں فنا کر دے اور اپنے دل کی خواہشات کو مکمل طور پر ترک کر کے اپنے باطن کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور تسلیم کے سپرد کر دے اس وقت اس کے دل کی تصدیق سچی ہوئی، کامل ایمان حاصل ہوا اور وہ مقام طریقت میں پہنچ گیا ہے۔

پہلا مرتبہ شریعت ہے اور دوسرا مرتبہ طریقت، ان میں سے کوئی مرتبہ بھی دوسرے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا، حدیث شریفہ انما الاعمال بالنیات (اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہی ہے) کی مراد یہی دل کی تصدیق ہے۔

مولانا (مولانا انوار اللہ خاں حیدر آبادی) کی بھلائی اللہ تعالیٰ کے لئے

ہے کہ انھوں نے اسی حدیث شریفہ کی بہترین انداز میں جامع شرح کی ہے اور قرآن پاک کی آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ بطور سند پیش کی ہیں، اس کتاب میں لسی نکتہ چینی کی گنجائش نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب شریعت اور طریقت کے لئے انوار اللہ ہے (اللہ تعالیٰ کے انوار ہیں) جو شخص انوار کی روشنی میں راہ سلوک اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ کی تائید سے منزل مقصود تک پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ رشد و ہدایت دینے والا ہے، امداد اور درستی اسی کی طرف سے ہے۔

تحریر امداد اللہ چشتی مہاجر مکہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ)

مہر محمد امداد اللہ فاروقی

المعجزة  
وآراء شيخ الأولياء

تأليف  
محمد عبد الحكيم

إكاديمية ضياء الامور

۱۹۸۹/۵۱۴۱۰ م

الٹمن : ۱۰٪ روپیات



## الفهرس

٥	الاختيار الانساني
٥	الخلق والكسب
٦	اقسام الخوارق
٨	معجزات سيدنا عيسى عليه السلام
٨	ملائكة الموت
٨	الملائكة المدبرة
٩	وهب جبرئيل عليه السلام غلاما
١٢	اعجاز النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وتصرفه واختياره
١٣	اربعة وزراء
١٣	ايتاء المقاليد
١٦	سيادته صلى الله تعالى عليه وسلم
١٩	التصرف في الباطن
٢١	التصرف بكلمة كن
٢٣	تصرفه صلى الله تعالى عليه وسلم يوم القيامة
٢٥	قدرة الانبياء عليهم السلام وتصرفهم
٢٦	مذاهب في الكرامات
٢٧	كرامة الاولياء السابقين
٢٨	كرامة الصحابة رضى الله تعالى عنهم
٣٠	مفاتيح الجنة بيد الشيخين
٣٢	ان عليا قسيم النار
٣٤	كرامات اولياء هذه الامة
٣٨	بركات الابدال



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي اعطى كل شئ خلقه ثم هدى ، وهو المتصرف  
الحقيقي في الكون، والصلوة والسلام على خير خلقه وسيد رسله الذي  
ايدته بالمعجزات الباهرة والحجج القاهرة وعلى آله واصحابه واولياء امته  
ذوى البركات والكرامات السامية .

## الاختيار الانساني

في الافعال الاختيارية للعباد مذاهب مختلفة ، منها هذه الثلاثة  
المعروفة :

١- قالت المعتزلة ان العبد خالق لافعاله الاختيارية

٢- الجبرية ذهبوا الى انها بمحض خلق الله تعالى، لامدخل للعباد  
فيها ولا اختيار ، والعبد بمنزلة الجهاد .

٣- ذهب الشيخ ابوالحسن الاشعري، امام اهل السنة الى ان فعل  
العبد مخلوق لله تعالى وللعبد قدرة موهوبة من الله تعالى اذا  
صرفها الى الفعل خلق الله تعالى ذلك الفعل، فالله تعالى خالقه  
والعبد كاسبه<sup>(١)</sup> .

## الخلق والكسب

العلامة التفتازاني كشف القناع عن الفرق بين الخلق والكسب  
بقوله :

١- عبدالعزيز البرهاروي ، العلامة : النبراس (الشاہ عبدالحق المحدث الدهلوی

اكادمی ، بندپال) ص ٧٢ .

ان صرف العبد قدرته وارادته الى الفعل كسب ،  
 وابداع الله تعالى الفعل عقيب ذلك خلق ، والمقدور الواحد  
 داخل تحت القدرتين ، لكن بجهتين مختلفتين فالفعل مقدور  
 الله تعالى بجهة الابداع ومقدور العبد بجهة الكسب<sup>(١)</sup> .

فان توهم احد ان هذا شرك ، فان الله تعالى قادر والعبد ايضا  
 قادر فنقول : ان الفرق بين القدرتين ظاهر مع ان قدرة العبد من  
 عطاء الله تعالى وخلقته فكيف الاشراك ؟ وهكذا لو قال احد يلزم ان  
 يكون الله تعالى معطلا ، معزولا عند تسليم قدرة الانسان واختياره  
 لم يصلح لان يلتفت اليه ، لانا لو انكرنا قدرة الانسان رأسا يلزمنا  
 اختيار مذهب الجبرية والقول بان الانسان جماد محض .

### اقسام الخوارق

يصدر من الانسان افعال كثيرة عادية وبعض منها تكون على  
 خلاف العادة وتسمى خوارق ، وهي على انحاء وعلى يد اى مدع  
 تظهر الخوارق ؟ فصله الامام الرازى حيث قال :

- ١- ادعاء الالهية وجوز اصحابنا ظهور خوارق العادات على يده  
 من غير معارضة ، كما نقل ان فرعون كان يدعى الالهية  
 وكانت تظهر خوارق العادات على يده وكما نقل ذلك ايضا  
 في حق الدجال ، قال اصحابنا : وانما جاز ذلك لان شكله وخلقته  
 تدل على كذبه ، فظهور الخوارق على يده لا يفضى الى التلبس .
- ٢- ادعاء النبوة فان كان صادقا وجب ظهور الخوارق على يده

١- مسعود بن عمر التفنازاني ، العلامة : شرح العقائد (ط : لكهنؤ) ص ٦-٦٥

وهذا متفق عليه بين كل من اقر بصحة نبوة الانبياء .

٣- وان كان كاذبا في دعواه لم يجز ظهور الخوارق على يده وبتقدير ان تظهر وجب حصول المعارضة .

٤- وهو ادعاء الولاية والقائلون بكرامات الاولياء اختلفوا في انه هل يجوز ان يدعى الكرامات ثم انها تحصل على وفق دعواه ام لا ؟

٥- وهو ادعاء السحر وطاعة الشيطان فعند اصحابنا يجوز ظهور خوارق العادات على يده وعند المعتزلة لا يجوز .

٦- وهو ان تظهر خوارق العادات على يد انسان من غير شئ من الدعوى فذلك الانسان اما ان يكون صالحا مرضيا عند الله وهو القول بكرامات الاولياء ، وقد اتفق اصحابنا على جوازه وانكرها المعتزلة الا ابا الحسين البصرى وصاحبه محمود الخوارزمي .

٧- وهو ان تظهر خوارق العادات على بعض من كان مردودا عن طاعة الله فهذا هو المسمى بالاستدراج<sup>(١)</sup> .

والعلامة عبدالعزيز الفرهاروى قسم الخوارق على نهج آخر فقال:  
اقسام الخوارق سبعة احدها المعجزة من الانبياء ،  
ثانيها الكرامة للاولياء، ثالثها المعونة لعوام المؤمنين ممن ليس  
فاسقا ولا وليا، رابعها الارهاص للنبي قبل ان يبعث كتسليم  
الاحجار على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وادرجه بعضهم

- فخرالدين الرازى ، الامام : التفسير الكبير ، ٨٥/٢١

فی الکرامة وبعضهم فی المعجزة مجازاً ، خامسها الاستدراج للكافر والفاسق المهاجر علی وفق غرضه سمی به لانه یوصله بالتدریج الی النار، سادسها الاهانة للكافر علی خلاف غرضه كما ظهر عن مسیلمة الكذاب اذ تمضمض فی ماء فصار ملحاً ومس عین الاعور فصار اعمی ، سابعها السحر لِنفس شريرة تستعمل اعمالاً مخصوصة باعانة الشیاطین<sup>(۱)</sup> .

معجزات سیدنا عیسی علی نبینا وعلیه السلام

قال الله تعالى :

﴿ورسولاً الی بنی اسرائیل ، انی قد جئتکم بآیة من ربکم انی اخلق لكم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن الله، وابریء الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله﴾<sup>(۲)</sup> .

ملائكة الموت

قال الله تعالى :

﴿حتى اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا﴾<sup>(۳)</sup> .

الملائكة المدبرة

قال الله تعالى :

﴿والترعت غرقاً ، والنشطت نشطاً ، والسبحت

۱- عبدالعزیز القرہاروی ، العلامة : النبراس ، ص ۴۳ .

۲- القرآن :

۶۱/۶

۳- القرآن :

۴۹/۳

سبحاً ، فالسبقت سبقاً ، فالمدبرات امرأه (١).

هب جبرائيل عليه السلام غلاما

تمثل جبرائيل عليه السلام لمريم بشرا سويا فقال لها  
﴿انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زكيا﴾ (٢).

تأمل في هذه الآيات، قد نسب الى عيسى عليه السلام خلق الطير،  
النفخ فيه وطيرانه بسببه ، وشفاء الائمة والابصر واحياء الموتى مع  
تصريح بان كل ذلك كائن باذن الله وهكذا نسب قبض الروح والامامة  
تدبير نظام العالم الى الملائكة ونسب هبة الغلام الى جبرائيل عليه السلام .

مع ان هذا كله من فعل الله تعالى ، فان كان نسبة ما هو فعل  
الله تعالى الى الخلق شركا على الاطلاق ، فهل يمكن لاحد ان يقول ان  
قرآن مشتمل على الشرك ؟ لا والله ! وحقيقة الامر ان هذه الافعال  
نسوبة الى الخلق مجازاً مع التقييد بقوله تعالى باذن الله فهذه النسبة  
تكون شركا قطعاً .

قال الشيخ ابن تيمية :

وفي هذا وغيره بيان لتلازم الحقين وان جهة حرمة  
الله تعالى ورسوله جهة واحدة فمن آذى الرسول فقد آذى الله،  
ومن اطاعه فقد اطاع الله، لان الامة لا يصلون ما بينهم وبين  
ربهم الا بواسطة الرسول ، ليس لاحد منهم طريق غيره  
ولا سبب سواه ، وقد اقامه الله مقام نفسه في امره ونهيه  
واخباره وبيانه فلا يجوز ان يفرق بين الله ورسوله في شئ

١-٥/٧٩

١٩/١٦

- القرآن :

- القرآن :

من هذه الامور<sup>(١)</sup>.

وقال ايضا :

فان الله هدانا بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم ، واخرجنا به من الظلمات الى النور ، وانا ببركة رسالته ويمن سفارته خير الدنيا والآخرة وكان من ربه بالمتزلة العليا التي تقاصرت العقول والا لسنه عن معرفتها ونعتها<sup>(٢)</sup>.

قال احسان الهى ظهير :

فما دام الشيخ عبدالقادر ماذونا مختارا ، متصرفا ، محييا ، مميتا ، معطيا ، موصلا ، فلماذا الدعا الى الله ولماذا الاستغاثة به والاستعانة منه والتوكل عليه ، فكلمنا يطلبه الانسان يطلب من الشيخ الجيلاني عياذا بالله<sup>(٣)</sup>.

وعلى طبق هذا يمكن ان يقول احد : ما دام عيسى عليه السلام مبرثا للامراض محييا ، والملك مميتا ، متوفيا ، مدبرا للعالم وجبرائيل عليه السلام واهبا ولدا ، فلماذا الدعاء من الله تعالى والاستعانة منه؟ فكلمنا يطلب الانسان شيئا يطلب من عيسى عليه السلام او من الملائكة ، فهل يتفوه احد ان القرآن مملوء شركا؟ والعياذ بالله تعالى .

وحقيقة الامر ان الله تعالى اعطى مريم ولداً ولكن بتوسط جبرائيل

١- احمد بن عبدالحليم المعروف الصارم المسلول (دارالفكر) ص ٤١

بابن تيمية العلامة :

٢- ايضا :

ص ٢

البريلوية ، ص ٣

٣- الظهير :



عليه السلام كما انه نصر الصحابة المجاهدين في غزوة بدر بتوسط  
الملائكة ، قال تعالى :

﴿ بلى ان تصبروا وتتقوا ويأتوكم من فورهم هذا  
يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة مسومين ﴾<sup>(۱)</sup>.

فالناصر في الحقيقة هو الله تعالى ولكن ظهرت نصرته على ايدى  
الملائكة وهل يتصور من عاقل ان يقول تكفى لنا نصره الملائكة فاي  
حاجة الى نصره الله تعالى ؟

وهكذا لو حصل مطلوب انسان بدعاء ولى او على يديه فذلك  
مداد من الله تعالى بتوسط الولى ولو صار الميت حيا بقول الولى له  
م باذن الله او هلك معاند منتقص بصيرورته هدفا لقهره وغضبه  
لمحي والميت في الحقيقة هو الله تعالى لا غير والولى انما صار سببا  
لحياته او هلاكه والنسبة الى السبب مجاز عقلى وهو في القرآن كثير .

ثم مر في صدر البحث ان العبد كاسب لافعاله الاختيارية  
الكسب ان يصرف ارادته وقدرته الى الفعل ثم يتحقق ذلك الفعل  
بإذن الله تعالى ، ولهذا لا يكون الالتجاء والاستعانة والاستغاثة الا من  
له تعالى وان كان في الظاهر من خلقه وعبيده وهذا هو السر الغامض  
الذى لا يصل اليه فهم القاصرين .

قال سراج الهند الشيخ عبدالعزيز المحدث السدهلوى في تفسيره  
فارسية ملخصه :

ان الاستعانة من الغير بحيث يعتمد المرء عليه ولا يعتقده

مظهر عون الله حرام وان كان الالتفات الى محض عون الله  
ويعد ذلك الغير مظهر عونه تعالى نظرا الى نظام الاسباب  
وحكمته تعالى ويستعين منه بحسب الظاهر لا يبعد عن سبيل  
العرفان وذلك جائز في الشرع ، واستعان الانبياء والاولياء  
هذه الاستعانة من الغير وفي الحقيقة هذه الاستعانة انما هي  
من الله تعالى لا من غيره<sup>(۱)</sup>.

ومن البين الذي لاخفاء فيه ان احدا من اهل باكستان مثلا  
استعان في تحصيل حقوقه ومقاصده من راجيوغاندى (رئيس الهند) ي  
ويعد غداراً بخلاف ما لو رجع الى عامل من عمال الحكومة الباكستانية  
لا تسخط عليه الحكومة الباكستانية اذ الرجوع الى عمال باكستان  
رجوع الى الحكومة الباكستانية ، ولن ترضى ان يكون احد من اهل  
باكستان ويرجع في مهاته الى اعدائها ، فالله الواحد القهار لا يرضى  
لاحد من عباده ان يستمد من الشياطين او الاصنام فانهم اعداء الله تعالى  
اما من استعان من انبيائه واوليائه تعالى فلا يغضب عليه اذ ليس  
استمداده في الحقيقة الا من الله تعالى :

اعجاز النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

وتصرفه واختياره

معجزاته صلى الله تعالى عليه وسلم اكثر من ان تحصى ، ولقد  
صنف علماء الاسلام في معجزاته صلى الله تعالى عليه وسلم كتبا عديدة  
بعضها في مجلدات ضخمة لو اردنا استقصائها لعجزنا ، نريد ان نذكر

۱- عبدالعزيز المحدث الدهلوى ، التفسير العزيزى (افغانى دارالكتب، دهلى

سراج الهند :

بدا منها .

اربعة وزراء

اخرج الطبرانی و ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال :

ان اللہ ایدنی باربعة وزراء ، اثنین من اهل السماء جبریل ومیکائیل واثنین من اهل الارض ابی بکر و عمر<sup>(۱)</sup> .

والوزراء لا تكون الا للملوك ، ففي هذا الحديث دليل على ان اللہ تعالیٰ جعل نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلطان السموات والارض کیف لا وهو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفة اللہ الاعظم . اخرج بیہقی عن عبد اللہ بن سلام قال :

ان اکرم خلیفة اللہ علی اللہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم<sup>(۲)</sup> قال الحاکم هذا حدیث صحیح<sup>(۳)</sup> .

باء المقالید

عن ابی ہریرة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب و بینا انسانام

اثبت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی<sup>(۴)</sup> .

- احمد بن حجر المکی ، العلامة : الصواعق المعرقة (مکتبة القاهرة ، مصر)

ص ۷۸

- جلال الدین السيوطی ، الامام : الخصائص الكبرى (فیصل آباد) ۱۹۸/۲

- الحاکم النیشابوری ، الامام : المستدرک (بیروت) ۵۶۸/۴

- مسلم بن الحجاج القشیری ، الامام : الصحیح لمسلم (ط : دهلی) ۱۹۹/۱

وفي رواية عقبة بن عامر، قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
على المنبر :

واني قد اعطيت مفاتيح خزائن الارض متفق عليه<sup>(۱)</sup>.

وروى الترمذى والدارمى عن انس قال : قال رسول الله صلى الله  
عليه وسلم :

الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدي ولواء الحمد يومئذ  
بيدي<sup>(۲)</sup>.

اعطى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ثلاث ادعية مجابة قطه  
فقال

فقلت اللهم اغفر لامتى اللهم اغفر لامتى واخرت  
الثالثة ليوم يرغب الى الخلق كلهم حتى ابراهيم<sup>(۳)</sup>.

قال العلامة ابن القيم بعد نقل حديث "والله انى لا اعطى احدا  
ولا امنع احدا وانما انا قاسم اضع حيث امرت".

فهو متصرف فى تلك الخزائن بالامر المحض تصرف  
العبد المحض الذى وظيفته تنفيذ او امر سيده<sup>(۴)</sup>.

۱- ولى الدين محمد بن عبدالله الخطيب : مشكوة المصابيح (نور مجد كراتشى)

ص ۵۴۷

ص ۵۱۴

۲- ايضا :

۳- مسلم بن الحجاج القشيري، الامام: الصحيح لمسلم ۱/ ۲۷۳

۴- ابن القيم الجوزية، العلامة : طريق الهجرتين (مطابع الدوحة الحديثة

قطر) ص ۱۷

قال العلامة المناوي في شرح حديث "اعطيت مفاتيح خزائن الارض":

او المراد خزائن العالم باسره يخرج لهم بقدر ما يستحقون فكما ظهر في ذلك العالم فانما يعطيه الذي بيده المفتاح باذن الفتاح وكما اختص سبحانه بمفاتيح علم الغيب الكلي فلا يعلمها الا هو ، خص حبيبه باعطاء مفاتيح خزائن المواهب فلا يخرج منها شئ الا على يده<sup>(١)</sup> .  
وقال ايضا .

خيره بين ان يكون نبيا عبدا او نبيا ملكا فاختار الاول وترك التصرف في خزائن الارض فعوض التصرف في خزائن السماء برد الشمس بعد غروبها وشق القمر ورجم النجوم واختراق السموات وحبس المطر وارساله وارسال الرياح وامساكلها وتظليل الغمام وغير ذلك من الخوارق<sup>(٢)</sup> .

اخرج ابو نعيم عن عبادة بن الصامت قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :

ان جبرائيل اتاني فبشرني ان الله امدني بالملائكة واتياني النصر وجعل بين يدي الرعب واتياني السلطان والملك<sup>(٣)</sup> .

١- محمد عبدالرؤف المناوي، المحدث : فيض القدير شرح جامع الصغير ٥٦٤/١

٢- ايضا :

١٤٨/١

٣- عبدالرحمن بن ابي بكر السيوطي، الخصائص الكبرى (فيصل آباد) ١٩٤/٢

الامام :

وعندنا هو اللائق بمقامه صلى الله تعالى عليه وسلم لانه مرجع الانام في الدنيا والآخرة قال الامام النووى في شرح قوله صلى الله تعالى عليه وسلم "انا سيد الناس يوم القيامة" :

قال القاضى عياض : قيل السيد الذى يفوق قومه والذى يفرع اليه في الشدائد والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم سيدهم في الدنيا والآخرة وانما خص يوم القيامة لارتفاع السودد فيها وتسليم جميعهم له<sup>(١)</sup> :

يعنى انكر المنكرون سيادته صلى الله تعالى عليه وسلم في الدنيا ولا يستطيعون الانكار يوم القيامة ، فهو المرجع للجميع يومئذ لا غير .

قال العلامة شهاب الدين الخفاجى في شرح هذا الشعر من القصيدة البردة :

نبينا الامر الناهى فلا احد  
ابر في قول لامنه ولا نعم

فمعنى نبينا الامر الى آخره انه لا حاكم سواه فهو حاكم غير محكوم فاذا قال في امر : لا او نعم وهو لا يقول الا صوابا موافقا لرضى الله ، فحينئذ لا يخالفه الا بقسر قاسر وليس غيره حاكم يمنعه عما حكم به ويرد احكامه فهو اصدق القائلين في ما يقوله<sup>(٢)</sup> .

١- يحيى بن شرف النووى ، الامام : شرح مسلم ، ١/١١١

٢- احمد بن شهاب الدين الخفاجى : نسيم الرياض (ط : بيروت) ٢/٣٥

قال المحدث العلامة احمد بن حجر المكي :

وانه خليفة الله الذي جعل خزائن كرمه وموائد نعمه  
طوع يديه وتحت ارادته يعطى منها من يشاء ويمنع من  
يشاء<sup>(۱)</sup>.

قال العلامة القسطلاني شارح البخاري :

فهو خزانة السر وموضع نفوذ الامر فلا ينفذ امر  
الامنه ولا ينقل خير الا عنه<sup>(۲)</sup>.

وقال الامام العلامة الزرقاني المالكي :

اذا رام امرا لا يكون خلافه  
وليس لذاك الامر في الكون صارف<sup>(۳)</sup>

وقال ايضا :

ورد في مسلم (في اسمائه صلى الله تعالى عليه وسلم)  
الشافى اى هو المبرىء من السقم والالم والكاشف عن الامة  
كل خطب بهم الم<sup>(۴)</sup>.

هذه احاديث واقوال الائمة تقربها عيون المؤمنين الموحدين وتثلج  
بها قلوب المسلمين المحبين سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم وتجد

۱- احمد بن حجر المكي ، الامام : الجواهر المنظم (المكتبة القادرية ، لاهور)

ص ۴۲

۲- احمد بن محمد القسطلاني ، الامام : المواهب اللدنية مع شرح الزرقاني ۱/۳۴

۳- محمد بن عبد الباقي الزرقاني ، العلامة : الزرقاني على المواهب ، ۱/۳۵

۴- ايضا :

۱۵۲/۳

بعض الناس مبغضا لهذه التصريحات برفعة شان المصطفى - صلى الله تعالى عليه وسلم ، بعدها منافية للتوحيد وعقيد سلامة - نعوذا بالله تعالى من ذلك .

وهذا هو امامهم الشيخ محمد اسماعيل الدهلوى بنفى الاختيار رأسا ويسلب القدرة سلبا كليا عن هو خليفة الله فى الكون ويصرح بقوله الذى اسمه محمد وعلى لا اختيار له<sup>(١)</sup>

ويحسب انه يرفع علم التوحيد ولا يدري انه لا ثبات لعلم التوحيد عند تنقيص الرسالة .

يا هذا تعال اريك سعة اختيار النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان كنت سنيا حنفيا فمن كلام الامام العلامة العلى القارى والشيخ المحقق عبدالحق المحدث الدهلوى وان كنت من غير المقلدين فمن نص رئيس اهل الحديث النواب صديق حسن البوفالى .

قال العلامة العلى القارى فى شرح حديث ربيعة رضى الله تعالى عنه وفيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سل :

اى اطلب منى حاجة لان هذا هو شان الكرام ولا اكرم منه صلى الله تعالى عليه وسلم ويؤخذ من اطلاقه صلى الله تعالى عليه وسلم الامر بالسؤال ان الله تعالى مكنه من اعطاء كل ما اراد من خزائن الحق ومن ثم عد ائمتنا من خصائصه صلى الله تعالى عليه وسلم انه يخص من شاء بما شاء كجعله شهادة خزيمه بن ثابت بشهادتين رواه البخارى وكثر خيصة فى النياحة لام عطية فى آل فلان خاصة رواه مسلم

١ - محمد اسماعيل الدهلوى : تقوية الايمان ، ص ٤٧

١ - محمد اسماعيل الدهلوى :



قال النووي: للشارع ان يخص من العموم ما شاء وبالتضحية بالعناق لابي بردة بن نيار وغيره .

وذكر ابن سبع في خصائصه وغيره ان الله اقطعه ارض الجنة يعطى منها ما شاء لمن شاء<sup>(۱)</sup>.  
وقال النواب البوفالي :

قال لي (اي لربيعه) النبي صلى الله عليه وسلم سل معناه اطلب اي خير شئت من خير الدنيا والآخرة ويعلم من قوله صلى الله عليه وسلم سل مطلقا من غير تقييد بمطلوب خاص، ان الامر كله بيد همته وكرامته صلى الله تعالى عليه وسلم يعطى ما شاء لمن شاء باذن ربه تعالى - شعر

فان من جودك الدنيا وضررتها

ومن علومك علم اللوح والقلم

• اورد شعرا باللغة الفارسية معناه باللغة العربية .

ان اردت خير الدنيا والآخرة فاحضر في حضرته

وتمن ما شئت<sup>(۲)</sup> .

وهذا عين ما قال شيخ المحدثين الشيخ عبدالحق المحدث الدهلوي<sup>(۳)</sup>

التصرف في الباطن

ومن باهر تصرفه صلى الله تعالى عليه وسلم ما رواه مسلم عن

۱- علي بن سلطان مجدائقارى، العلامة : المرقاة (المكتبة الامدادية، ملتان) ۳۳۳/۲

۲- صديق حسن خان ، النواب مسك الختام (المطبع النظامى ، كانبور)

۲۷۶/۱

البوفالي :

۳- عبدالحق المحدث الدهلوي ، اللغات (ط : مكهر) ۳۹۶/۱

الشيخ المحقق

ابى بن كعب قال كنت فى المسجد فدخل رجل يصلى فقراً قرأه انكرتها عليه ثم دخل آخر فقراً قرأه اخرى سوى قراءة صاحبه فلما قضيت الصلوة دخلنا جميعاً على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقلت : ان هذا قرأ قرأه انكرتها عليه ودخل آخر فقراً سوى قراءة صاحبه فامرهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأوا فحسن النبي صلى الله عليه وسلم شأنهما فسقط فى نفسى من التكذيب ولا اذ كنت فى الجاهلية فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما غشيتنى ضرب فى صدرى ففضت عرقاً وكانما انظر الى الله عزوجل<sup>(١)</sup> .

روى ابن هشام ان فضالة بن عمير الليثى اراد قتل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهو يطوف بالبيت عام الفتح فلما دنا منه قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أفضالة ؟ قال نعم فضالة يا رسول الله قال ماذا كنت تحدث به نفسك ؟ قال : لا شئ ، كنت اذكر الله ، فضحك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ثم قال : استغفر الله ، ثم وضع يده على صدره فسكن قلبه ، فكان فضالة يقول : والله ما رفع يده عن صدرى حتى ما من خلق الله شئ احب الى منه<sup>(٢)</sup> .

وله نظائر كثيرة يمكن جمعها بتتبع يسير

١- مسلم بن الحجاج القشيري ، الامام : الصحيح لمسلم ، ٢٧٣/١

٢- محمد سعيد رمضان البوطي ، فقه السيرة (دارالفكر، بيروت) ص ٣٦٣

الدكتور :

(ب) عبدالمالك بن هشام ، الامام . السيرة النبوية مع الروض الانف (ط) :

اتان) ٢٧٦/٢

## التصرف بكلمة كن

وهذه معجزة من معجزاته صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال لشخص  
كن كذلك فصار كما قال .

اخرج الحاكم وصححه والبيهقي والطبراني عن عبد الرحمن بن  
ابي بكر الصديق قال كان الحكم بن ابي العاص يجلس الى النبي صلى الله  
عليه وسلم فاذا تكلم النبي صلى الله عليه وسلم اختلج بوجهه فقال له  
النبي صلى الله عليه وسلم كن كذلك فلم يزل يختلج حتى مات<sup>(۱)</sup> .

واخرج البيهقي عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب  
يوما ورجل خلفه يحاكيه ويلمصه فقال النبي صلى الله عليه وسلم :  
كذلك فكن فرجع اهله فلبط به شهرين ثم افاق حين افاق وهو كما حكى  
رسول الله صلى الله عليه وسلم<sup>(۲)</sup> .

قال العلامة الشعراني :

انما استعملها صلى الله عليه وسلم (اي كلمة كن) في  
غزوة تبوك بحضرة اصحابه بيانا للجواز ولانه كان مأذونا له  
في اظهار المعجزات وهذه المسألة من قبيلها فقال صلى الله  
عليه وسلم: كن اباذر فكان اباذر وقال لعسيب النخل كن  
سيفا فكان سيفا<sup>(۳)</sup> .

۱- عبدالرحمن بن ابي بكر السيوطي، الخصائص الكبرى (فيصل آباد) ۷۹/۲

الامام :

۷۹/۲

۲- ايضا :

۳- عبدالوهاب الشعراني ، العلامة : اليواقيت والجواهر (مصطفى البابي، مصر)

۱۴۷/۱

قال سيدنا الشيخ عبدالقادر الجيلبي :

ثم يرد عليك التكوين فتكون بالاذن الصريح الذي هو لاغبار عليه والدلالات اللائحة كالشمس المنيرة وبكلامه اللذيذ الذي هو الذ من كل لذيد والهام صدق من غير تلبيس مصفى من هو اجس النفس ووساوس الشيطان اللعين .-

قال الله تعالى في بعض كتبه يا ابن آدم انا الله الذي لا اله الا انا اقول للشئ كن فيكون اطعني اجعلك تقول للشئ كن فيكون وقد فعل ذلك بكثير من انبيائه واوليائه وخواصه من بنى آدم<sup>(١)</sup>.

قال العلامة السيد محمود الآلوسى :

وقال الشيخ الاكبر قدس سره ان آصف تصرف في عين العرش فاعدمه في موضعه واوجده عند سليمان من حيث لا يشعر احد بذلك الا من عرف الخلق الجديد الحاصل في كل آن وكان زمان وجوده عين زمان عدمه وكل منها في آن وكان عين قول آصف عين الفعل في الزمان فان القول من الكامل بمنزلة كن من الله تعالى<sup>(٢)</sup>.

١- عبدالقادر الجيلبي، الغوث الاعظم :

فتوح الغيب (على هامش القلائد)

المقالة ١٦ ، ص ٣١

روح المعاني (تهران) ١٨٥/١٩

٢- محمود الآلوسى ، السيد العلامة :

تصرفه صلى الله تعالى عليه وسلم يوم القيامة

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :

الا وانا حبيب الله ولا فخر

رواه الترمذى والدارمى<sup>(۱)</sup>

ومن محبوبيته صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله تعالى قال لجبريل اذهب

الى محمد فقل :

انا سرضيك فى امتك ولا نسوءك<sup>(۲)</sup>

وقالت ام المؤمنين عائشة رضى الله تعالى عنها :

والله ما ارى ربك الا يسارع فى هوائك<sup>(۳)</sup>

وفى صحيح مسلم حديث طويل عن انس بن مالك ان الناس يأتون الى آدم و ابراهيم وموسى وعيسى عليهم الصلوة والسلام يستشفعون منهم الى الله تعالى وكل واحد منهم يقول لست لها وفى آخرهم ياتون سيدنا ومولانا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم، قال صلى الله تعالى عليه وسلم: فاقول انا لها<sup>(۴)</sup>

وهذه هى الشفاعة الكبرى التى اتبعت لسبب صلى الله تعالى عليه وسلم وفى رواية عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال اتبعت الى الله تعالى عليه وسلم :

۱- ابو عبدالله محمد عبدالله الشيخ مشكوة المصابيح (كراشى) ص ۵۱۳

ولى الدين :

۲- مسلم بن الحجاج القشيري، الامام : صحيح مسلم ، ۱/۱۱۳

۳- ايضا :

۴- ايضا :

فانطلق فأتى تحت العرش فاقع ساجدا لربي ثم يفتح  
الله تعالى علي ويلهمني من محامده وحسن الثناء عليه شيئا  
لم يفتحه لاحد قبلي ثم قال يا محمد ارفع رأسك سل تعطه  
اشفع تشفع فارفع رأسي فاقول يا رب امتي امتي فيقال :

يا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لاحتساب عليه  
من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما  
سوى ذلك من الابواب<sup>(١)</sup>.

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم :

واني اختبأت دعوتي شفاعة لامتي فهي نائلة ان شاء  
الله تعالى من مات من امتي لا يشرك بالله شيئا<sup>(٢)</sup>.

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم :

آتى باب الجنة يوم القيامة فاستفتح فيقول الخازن  
من انت؟ فاقول: محمد فيقول: بك امرت ولا افتح لاحد  
قبلك<sup>(٣)</sup>.

وفي رواية :

ثم اشفع فيحذلي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم  
الجنة<sup>(٤)</sup>.

١- مسلم بن الحجاج القشيري، الامام : صحيح مسلم، ١/١١١

٢- ايضا : ١/١١٣

٣- ايضا : ١/١١٢

٤- ايضا : ١/١٠٩

هذه هي شمة من تصرفات حبيب رب العالمين صلى الله تعالى عليه وسلم ويظهر سوذده يوم القيامة بحيث لا يبقى لمنكر مجال الانكار لقدرته وتصرفه ومنزلته صلى الله تعالى عليه وسلم عند الله تعالى وكل ذلك من عطاء الله تعالى واذنه وتخييره واعطى الله تعالى جميع انبيائه تصرفات خارقة للعادة .

### قدرة الانبياء عليهم السلام وتصرفهم

قال الامام الرازي في تفسير قوله تعالى "اولئك الذين آتيناهم الكتاب والحكم والنبوة":

واعلم ان الحكماء على الخلق ثلاث طوائف (الى ان قال) وثالثها الانبياء وهم الذين اعطاهم الله تعالى من العلوم والمعارف ما لاجله بها يقدرون على التصرف في بواطن الخلق وارواحهم وايضا اعطاهم من القدرة والمكنة ما لاجله يقدرون على التصرف في ظواهر الخلق ولما استجمعوا هذين الوصفين لا جرم كانوا هم الاحكام على الاطلاق<sup>(١)</sup>.

قال الامام المحدث العلامة ابن الحجر المكي :

ثم رأيت ابن العربي صرح بما ذكرناه من انه لا يمتنع رؤية ذات النبي صلى الله عليه وسلم بروحه وجسده لانه وسائر الانبياء احياء ردت اليهم ارواحهم بعد ما قبضوا واذن لهم في الخروج من قبورهم والتصرف في الملكوت العلوي والسفلي ولا مانع من ان يراه كثيرون في وقت واحد

التفسير الكبير ، ١٣ / ٨ - ٦٧ -

١ - فخر الدين الرازي :

لانه كالشمس<sup>(۱)</sup> .

وقال العلامة انور شاه الكشميري "ابوبندی :

قوله فقاً عينه (ای فقاً موسی علیه السلام عين جبریل)  
وانما فقأت عينه فقط لانه كان ملك الموت والا لا ندقت  
السموات السبع من لطمة غضبه<sup>(۲)</sup> .

### مذاهب في الكرامات

قال العلامة التفتازاني :

وذهب جمهور المسلمين الى جواز كرامة الاولياء ومنعه  
اکثر المعتزلة والاسناد ابو اسحاق يميل الى قريب من مذهبهم  
کذا قال امام الحرمین ثم المجوزون ذهب بعضهم الى امتناع  
كون الكرامة بقصد واختيار من الولی وبعضهم الى امتناع  
كونها على قضية الدعوى حتى لو ادعى الولی الولاية واعتقد  
بخوارق العادات لم یجز ولم يقع بل ربما يسقط عن مرتبة  
الولاية وبعضهم الى امتناع كونها من جنس ما وقع معجزة  
لنبي كانهلاك البحر وانقلاب العصا واحياء الموتى قالوا وبهذه

۱- (ک) احمد بن حجر المکی، الامام : الفتاوی الحدیثیة (مصطفی البابی ، مع

ص : ۲۵۶

العاوی للفتاوی ، ۲/۲۶۳

(ب) عبدالرحمن بن ابی بکر

السبوطی ، الامام :

فیض الباری (مطبعة حجازی ، قاهر

۲- نهد انور شاه الكشمیری :

۴۷۶/۲



الجهة تمتاز عن المعجزات وقال الامام هذه الطرق غير  
سديدة والمرضى عندنا تجوز جملة خوارق العادات في معرض  
الكرامات وانما تمتاز عن المعجزات بخلوها عن دعوى النبوة  
حتى لو ادعى الولي النبوة صار عدو الله لا يستحق الكرامة  
بل اللعنة والاهانة<sup>(۱)</sup>.

وقال ايضا :

نعم قد يرد في بعض المعجزات نص قاطع على ان  
احدا لا يأتي بمثله اصلا كالقرآن وهو لا ينافي الحكم بان كل  
ما وقع معجزة لنبي يجوز ان يقع كرامة الولي<sup>(۲)</sup>.

### كرامة الاولياء السابقين

قال العلامة سعد الدين التفتازاني :

ولنا على الوقوع وجهان الاول ما ثبت بالنص من  
قصة مريم عند ولادة عيسى عليه السلام وانه كلما دخل عليها  
زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم اني لك هذا  
قالت هو من عند الله ﴿ وقصة اصحاب الكهف ﴾ ولبثهم في  
الكهف سنين ﴿ بلا طعام وشراب وقصة آصف وايتانه  
بعرش بلقيس ﴿ قبل ارتداد الطرف ﴾<sup>(۳)</sup>.

۱- مسعود بن عمر التفتازاني، العلامة : شرح المقاصد (دار المعارف النعمانية، لاهور)

۲۰۳/۲

۲۰۳/۲

۲۰۳-۴/۲

۲- ايضا :

۳- ايضا :

## کرامات الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کراماتہم کثیرہ واعظم کرامتہم نصرۃ الدین المبین بكل ما امکنہ والاستقامۃ علی اتباع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نذکر نذیرا منہا .

قال الامام العلامة جلال الدین السیوطی :

ومن الدلیل علی اثبات الکرامات آثار منقولہ عن الصحابة والتابعین فمن بعدہم منہم الامام ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال لعائشۃ رضی اللہ عنہا : انما هما اخواک واختاک ، قالت ہذان اخوای محمد وعبدالرحمن فمن اختای ولیس لی الا اسماء فقال : ذوبطن ابنة خارجۃ ، قد القی فی روعی انها جاریۃ فولدت ام کلثوم - ومنہم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی قصۃ ساریۃ حیث نادى - وهو فی الخطبۃ - یا ساریۃ الجبل الجبل . فاسمع اللہ ساریۃ کلامہ وهو بنہاوند وقصتہ مع نیل مصر ومراسلتہ ایاہ وجریانہ بعد انقطاعہ ، ومنہم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال عبداللہ بن سلام : ثم اتیت عثمان لاسلم علیہ - وهو محصور - فقال مرحبا باخی رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی هذه الخوخۃ فقال : یا عثمان حصروک ؟ قلت : نعم قال عطشوک ؟ قلت : نعم فادلی لی دلوا فیہ ماء فشربت حتی رویت ، حتی انی لاجد برده بین ثدی وکتفی فقال : ان شئت نصرت علیہم وان شئت افطرت عندنا فاخترت ان افطر عنده فقتل ذلك

اليوم<sup>(١)</sup> .

قال العلامة سعد الدين التفتازاني :

والثاني (من دلائل الوقوع) ما تواتر معناه وان كانت التفاصيل اstadاً من كرامات الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الصالحين كرسوئية عمر رضى الله عنه على المنبر جيشه بنهاوند حتى قال يا سارية! الجبل الجبل وسمع سارية ذلك وكشرب خالد رضى الله عنه السم من غير ان يضر به واما من على رضى الله عنه فاكثر من ان تحصى وبالجملة ظهور كرامات الاولياء يكاد يلحق بظهور معجزات الانبياء ، وانكارها ليس بعجيب من اهل الباع والاهواء اذ لم يشاهدوا ذلك من انفسهم قط ولم يسمعوا به من رؤسائهم الذين يزعمون انهم على شئ مع اجتهادهم فى امور العبادات واجتناب السيئات فوقعوا فى اولياء الله تعالى اصحاب الكرامات يمزقون اديهم ويمضغون لحومهم ، لا يسمونهم الا باسم الجهلة المتصوفة ولا يعدونهم الا فى عداد آحاد المبتدعة<sup>(٢)</sup> .

واياك ان تقع فى اولياء الله تعالى بالانكار فانه سم قاتل ، نعوذ  
به تعالى منه .

- عبدالرحمن بن ابى بكر السيوطى ، الحاوى للفتاوى (دار الكتب العلمية ،

الامام :

بيروت) ٢/٢٦٢

- مسعود بن عمر التفتازانى ، شرح المقاصد ، ٢/٢٠٤

العلامة :

قال العلامة الشامى :

وجاء عن المشائخ العارفين والائمة الوارثين انهم قالوا  
اول عقوبة المنكر على الصالحين ان يحرم بركتهم قالوا ويخشى  
عليه سوء الخاتمة نعوذ بالله من سوء الخاتمة<sup>(۱)</sup> .

ومن كرامة الشيخين رضى الله تعالى عنها ما رواه الامام ابوسعيد  
عبد الملك بن ابى عثمان ، حيث قال :

بلغنا عن ابن عباس رضى الله عنه قال: قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة وجمع الله الاولين  
والآخرين يؤتى بمنبرين من النور فينصب احدهما عن يمين  
العرش والآخر عن يساره ويعلوهما شخصان فينادى الذى  
عن يمين العرش معاشر الخلائق من عرفنى فقد عرفنى ومن  
لم يعرفنى فانا رضوان خازن الجنة ان الله امرنى ان اسلم  
مفاتيحها الى ابى بكر وعمر ليدخلا محبيها الجنة الا فاشهدوا .

ثم ينادى الذى عن يسار العرش : معاشر الخلائق  
من عرفنى فقد عرفنى ومن لم يعرفنى فانا مالك خازن النار  
ان الله امرنى ان اسلم مفاتيحها الى محمد ومحمد امرنى ان  
اسلمها الى ابى بكر وعمر ليدخلا مبغضيهما النار الا  
فاشهدوا<sup>(۲)</sup> .

۱- السيد محمد امين بن عابدين الشامى ، رسائل ابن عابدين (سهيل اكيديم

لاهور) ۲/۳۱۷

العلامة :

شرف النبى (ط : تهران ، ابر

۲- ابو سعيد عبدالمك ، الامام :

ص : ۷-۲۹۶

هذا هو الامام ابو سعيد النيسابوري الذي روى عنه الامام الحافظ  
الحاكم ابو عبدالله النيسابوري وابو محمد الحسن بن محمد الخلال  
وابو القاسم الازهرى وابو القاسم التنوخى وغيرهم<sup>(۱)</sup> .

وخاتمة المحققين العلامة ابن عابدين الشامي روى من كتابه هذا  
فقال :

واخرج ابو سعيد في شرف النبوة عن عبد العزيز  
:سندة الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال انا واهل بيتي  
شجرة في الجنة واغصانها في الدنيا فمن تمسك بها اتخذ الى الله  
سيلا<sup>(۲)</sup> .

واخرج ابو سعيد والمنلا في سيرته والديلمي وولده  
عن عمران بن حصين رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم : سألت ربي ان لا يدخل النار احدا من اهل  
بيتي فاعطاني ذلك<sup>(۳)</sup> .

فهل يمكن لمنكر كرامات الصحابة ان يحكم بالوضع بشرة اللسان  
على ما رواه الامام ابو سعيد عبد الملك ؟ كما فعل احسان الهى ظهير<sup>(۴)</sup>  
والله ! بل هذه جرأة قبيحة على احاديث رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم وفتح لباب انكار الحديث ، وعليه ان ينقل الحكم بالوضع

۱- مجد روشن :

پیش گفتار ، شرف النبي ، ص ۱۵

۲- السيد مجد امين ابن عابدين الشامي ،

رسائل ابن عابدين ، ۴/۱

العلامة :

۳- ايضا :

۵/۱

۴- الظهير :

البريلوية ، ص ۷۰

من الائمة المحدثين الماهرين في هذا الفن الموثوق بهم .

قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى :

واخرج الدارقطني ان عليا قال للسته الذين جعل عمر شورى بينهم كلاما طويلا من جملته : انشدكم بالله هل فيكم احد قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي انت قسيم الجنة والنار يوم القيامة غيرى ؟ قالوا : اللهم لا - ومعناه ما رواه عترة عن علي الرضا انه صلى الله عليه وسلم قال له : انت قسيم الجنة والنار فيوم القيامة تقول النار هذا لي وهذا لك وروى ابن السماك ان ابا بكر قال له رضى الله عنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يجوز احد الصراط الا من كتب له على الجواز<sup>(۱)</sup> .

قال الامام العلامة القاضى عياض رحمه الله تعالى :

وقد خرج اهل الصحيح والائمة ما اعلم به اصحابه صلى الله عليه وسلم مما وعدهم به من الظهور على اعدائه (الى ان قال) وقتل على اشقاها الذى ينضب هذه من هذه اى لحيته من رأسه وانه قسيم النار يدخل اوليائه الجنة واعدائه النار<sup>(۲)</sup> .

قال العلامة شهاب الدين احمد الحفاجى رحمه الله تعالى :

ان ابن الاثير قال فى النهاية الا ان عليا رضى الله عنه

۱- احمد بن حجر المكي، الامام المحدث: الصواعق المحرقة (مكتبة القاهرة، مصر)

ص : ۱۲۶

۲- القاضى عياض الهالكى ، الامام : الشفاء (فاروقى كتب خانة، ملتان) ۱/۲۲۳

قال انا قسيم النار يعنى اراد ان الناس فريقان فريق معى فهم على هدى وفريق على، فهم على ضلال فنصف معى فى الجنة ونصف على فى النار انتهى قلت ابن الاثير ثقة وما ذكره على لا يقال من قبل الراى فهو فى حكم المرفوع اذ لا مجال فيه للاجتهاد<sup>(١)</sup>.

قال الامام احمد رضا القادري البريلوى رحمه الله تعالى :

روى شاذان الفضلى هذا القول لعللى رضى الله تعالى عنه

فى جزء رد الشمس<sup>(٢)</sup>.

فمن قال انه موضوع مثل احسان الهى ظهير فقوله مما لا يصغى اليه بغير بينة ولا نقل من الائمة الثقات .

قال سراج الهند الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوى رحمه الله تعالى :

والامة المسلمة كلها تعظم سيدنا عليا وذريته الطاهرة

مثل المشائخ والمرشدين وتعتقد الامور التكوينية متعلقة بهم

وصارت الفاتحة والصدقات والندور رائجة ومعمولة باسمهم

كما قد جرت هذه المعاملة لجميع اولياء الله تعالى<sup>(٣)</sup>.

١- احمد الخفاجى شهاب الدين ، نسيم الرياض (المكتبة السلفية ، المدينة

العلامة :

المنورة) ١٦٣/٣

٢- احمد رضا القادري البريلوى ، الامن والعلو (كيمياى دارالتبليغ ، لاهور)

الامام :

ص : ٥٩

٣- عبدالعزىز المحدث الدهلوى : تحفه اثنا عشرية بالفارسية (سهيل اكاڤى

لاهور) ص : ٢١٤

قد سبقت کرامة آصف بن برخیا، فانه قد اتى بعرش بلقيس من سبأ فی طرفه عين .

قال الله تعالى :

﴿وقال الذى عنده علم من الكتاب انا آتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک﴾<sup>(۱)</sup> .

وهو ولى من امة سيدنا سليمان عليه السلام فما ظنك ؟ باولياء امة سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم، قال الله تعالى فى حق هذه الامة :

﴿کنتم خير امة اخرجت للناس﴾<sup>(۲)</sup>

وکرامات اولياء هذه الامة اكثر من ان تحصى ولا سيما الغوث صمدانى السيد عبدالقادر الجيلانى رضى الله تعالى عنه ، قال الشيخ الحسن على الندوى :

اتفق المؤرخون على كثرة کرامات سيدنا عبدالقادر الجيلانى، قال شيخ الاسلام عز الدين بن عبدالسلام والامام ابن تيمية ان کرامات الشيخ بلغت حد التواتر<sup>(۳)</sup> .

— القرآن :

۴۰/۲۷

— القرآن :

۱۱۰/۳

— ابو الحسن على الندوى :

تاريخ دعوت وعزيمت ، اردو (مجلس

نشریات اسلام، کراتشى) ۲۵۸/۱



قال الامام الرباني ، المجدد للالف الثاني رحمه الله تعالى :

لما وصل الامر الى الشيخ عبدالقادر الجيلاني قدس سره  
فوض هذا المنصب اليه ويفهم وصول الفيوض والبركات  
الى الاقطاب والنجباء في طريق تقرب الولاية بتوسطه، فان  
هذه المركزية لم تحصل لغيره ، ولهذا قال :

افلت شمس الاولين وشمسنا  
ابدا على افق العلي لا تغرب

والمراد بالشمس ، شمس فيض الهداية والارشاد  
وبالافول عدم الفيض المذكور، والمعاملة التي تعلقت بالاولين  
تعلقت بالشيخ عند وجوده ، وصار واسطة في وصول الرشد  
والهداية ، كما كان الاولون وسائط قبله ، وايضا ما دامت  
معاملة توسط الفيض فانما هو بتوسله وواسطته ولهذا صح  
قوله : افلت شمس الاولين وشمسنا اه<sup>(۱)</sup> .

وقال ايضا :

المجدد للالف الثاني نائب مناب حضرة الشيخ في هذا  
المقام وبنياية حضرة الشيخ ارتبطت به هذه المعاملة ، كما  
قيل نور القمر مستفاد من نور الشمس<sup>(۲)</sup> .

۱- احمد السرهندي ، المجدد للالف

الثاني :

۲- ايضا :

مكتوبات ، فارسي (ط : تركيا)

مكتوب ۱۲۳ - ۵۸۵/۲

۵۸۵/۲

قال بعض المنكرين :

ويكذبون على الشيخ الجيلاني انه قال :

وولاني على الاقطاب جمعا      فحكى نافذ في كل حال  
 مريدي لا تخف واش فاني      عزوم قاتل عند القتال  
 طبولي في السما والارض دقت      وشاؤس السعادة قد بدالي  
 بلاد الله ملكي تحت حكى      واوقاتي لقلبي قد صفالي  
 نظرت الى بلاد الله جمعا      كخردلة على حكم اتصال  
 انا الجيلي محي الدين اسمي      واعلامي على رأس الجبال<sup>(۱)</sup>

مع ان قصيدته هذه قد اشتهرت في الشرق والغرب من غير تكبير  
 وهي مطبوعة على هامش بهجة الاسرار ، بمصر وطبعت في ايران  
 وباكستان والهند واتجه جماعة من اجلة الفضلاء الى شرحها وتوضيحها.

قال الشيخ ولي الله المحدث الدهلوي :

ومن ههنا تكلم الغوث الاعظم بكلمات التفاخر والتعظيم  
 وظهر منه تسخير العالم<sup>(۲)</sup> .

وقال الشيخ عبدالعزيز المحدث الدهلوي في تذكرة سيدي زروق

رحمه الله تعالى :

وله قصيدة على طور القصيدة الجيلانية<sup>(۳)</sup>

البريلوية ، ص ۷۲

۱- الظهير :

۲- ولي الله المحدث الدهلوي : همعات ، فارسي (حيدر آباد) ص ۸۳-۸۴

۳- عبدالعزيز المحدث الدهلوي ، مستان المحدثين (كاشغور) ص ۷۷

فالتكذيب انما هو راجع الى سيدنا الغوث الاعظم رضى الله تعالى عنه لا الى غيره وهذه جرأة لاتصلح للعبو ولقد صرح الشيخ الجيلانى ان جميع هذه الفضائل حاصلة له باذن الله تعالى وقدرته فای شائبة للشرك؟

قال الشاه ولى الله المحدث الدهلوى باللغة الفارسية ما ترجمته هذه:

واقوى من مال الى اصل هذه النسبة (الا ويسية) باكدوجه وقام هناك باتم قيام بعد تكميل طريق الجذب من اولياء الامة واصحاب الطرق هو حضرة الشيخ عبدالقادر الجيلانى ، ولهذا قالوا انه يتصرف فى قبره مثل الاحياء<sup>(۱)</sup> .  
وقال ايضا :

وللنقشبندية تصرفات عجيبة من جمع الهمة على مراد فيكون على وفق الهمة والتاثير فى الطالب ودفع المرض عن المريض وافاضة التوبة على العاصى والتصرف فى قلوب الناس حتى يحبوا ويعظموا وفى مداركهم حتى تتمثل فيها واقعات عظيمة والاطلاع على نسبة اهل الله من الاحياء واهل القبور والاشراف على خواطر الناس وما يختلج فى الصدور وكشف الوقائع المستقبلية ودفع البلية النازلة وغيرها<sup>(۲)</sup> .

وقال ايضا فى تذكرة السيد مير ابوالعلى الاكبر آبادى رحمه الله تعالى:

انه كان يوما متوجها الى المزار فائض الانوار للسيد الشيخ معين الدين الاجميرى فسمع صوتا من داخل القبر

۱- ل شاه ولى الله الدهلوى، المحدث : همعات (حيدر آباد) ص ۶۱

القول الجميل (كراتشى) ص ۳-۲-۱۰

۲- ايضا :

قد جاء النذر بهذا القدر من اهل بيتكم وطلبوا عافية ولدكم  
وولدا آخر ، والمتمس مبذول<sup>(١)</sup> .

قال بعض المتدعين :

فهذه هي معتقدات القوم في الاولياء والصالحين وفي  
الانبياء والمرسلين كمعتقدات النصارى واليهود في المسيح  
وعزير والكليم وكعقيدة المشركين والوثنيين القدامى في اللات  
والهبل والعزى والمناة ويغوث ويعوق ونسر وغيرهم من  
عباد الله الصالحين الذين جعلوهم لله شركاء<sup>(٢)</sup> .

انظر هديانه في حق اهل السنة والجماعة بكل مسبة، لا يدع منها  
شيئا ولا يتلعم ، وهل يجترى احد من غير المقلدين (اللامذهبيين)  
على الشيخ المحدث الشاه ولي الله الدهلوي بمثل هذه الفتاوى الجائرة  
الموثمة قائلها ، اذ هو قائل في الهمعات والقول الجميل وانفاس العارفين  
بما هو شرك جاهلي عند هذا القائل ، فان حكم عليه بالشرك كان  
غير المقلدين كلهم مشركين لانهم يزعمونه امامهم ومقتدى لهم ولو  
لم يحكموا عليه بالشرك واعتقدوه مؤمنا موحدا لزمهم بيان الفرق بينه  
وبين عامة اهل السنة والجماعة مع كونه قائلا بما قالوا .

بركات الابدال

قال امير المؤمنين على رضى الله تعالى عنه :

انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الابدال

١ - الشاه ولي الله الدهلوي ، المحدث : انفاس العارفين فارسي (ملتان) ص ٢٠

٢ - الظهير : البريلوية ، ص ٥-٧٤

يكونون بالشام وهم اربعون رجلا كلمات رجل ابدل الله مكانه رجلا يسقى بهم الغيث ويتصر بهم على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد<sup>(۱)</sup> .

وفي حديث ابن مسعود قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :

ان لله عز وجل في الخلق ثلاثمائة قلوبهم على قلب آدم عليه السلام (الى ان قال) واذا مات من الثلاثمائة ابدل الله مكانه من العامة فيهم يحي ويميت وينبت ويدفع البلاء قيل لعبد الله بن مسعود : وكيف بهم يحي ويميت ؟ قال : لانهم يسألون الله اكثار الامم فيكثرون ويدعون على الجبابرة فيقصمون ويستسقون فيسقون ويسألون فتنبت لهم الارض ويدعون فيدفع بهم انواع البلاء ، اخرج ابن عساكر<sup>(۲)</sup> .

وفي رواية يدفع الله بهم عن اهل الارض وفي رواية فيهم تنبت لهم بهم تنصرون وبهم ترزقون<sup>(۳)</sup> وفي رواية بهم تغاثون وبهم تمطرون<sup>(۴)</sup> .

قال العلامة الشامي :

وعن معاذ بن جبل رضى الله عنه انه قال رسول الله

۱- محمد بن عبدالله، ولي الدين الخطيب: مشكوة المصابيح، ص ۸۳.

۲- عبدالرحمن بن ابى بكر السيوطى، الحاوى للفتاوى، ۲/ ۷۷.

الامام :

۳- ايضا :

۲/ ۷۷.

صلى الله عليه وسلم ثلاث من كن فيه فهو من الابدال الذين بهم قوام الدنيا واهلها ، الرضاء بالله والصبر عن محارم الله والغضب في ذات الله<sup>(١)</sup> .

قال الشيخ ابن تيمية :

فالانبياء والمؤمنون لهم حق على الله بوعده الصادق لهم ، وبكلماته التامة ورحمته لهم : ان ينصرهم ولا يخذلهم ، وان ينعمهم ولا يعذبهم وهم وجهاء عنده يقبل من شفاعتهم ودعائهم ما لا يقبله من دعاء غيرهم<sup>(٢)</sup> .

وهذه هي عقيدة اهل السنة والجماعة ومنهم الامام احمد رضا الافغانى ثم البريلوى فى شأن الانبياء عليهم السلام والاولياء رضى الله تعالى عنهم ، وقد سبق فى اول هذا المبحث ان الخلق والايجاد مختصان بالله تعالى ولا يليق بالعبد الا الكسب وصرف الهمة ، ولا يطلب اهل السنة والجماعة من الانبياء والاولياء الا الدعاء وصرف الهمة والقصد الى انجاح الحاجة : وقاضى الحاجات فى الحقيقة هو الله تعالى لا غير ، ومع ذلك لو هجم عليهم احد بحكم الشرك الاكبر فهو نفسه مشرك وجاهل لا يعرف الايمان ولا الاسلام .

ادامنا الله تعالى على الايمان والصراط المستقيم

وصلى الله تعالى على حبيبه وخير خلقه محمد وعلى آله واصحابه واولياء امته اجمعين .

١- محمد امين بن عابدين ، الشامى رسائل ابن عابدين ، ٢٧٤/٢

العلامة :

٢- ابن تيمية الحرانى الحنبلى ، العلامة : اقتضاء الصراط المستقيم (المكتبة السلفية ،

لاهور) ص ٤١٠



تقریظ و پذیراوی مرآل تحقیق و کاشف رموز تدقیق جامع شریعت و طریقت جامع حقیقت  
 و معرفت مہبط انوار معارف لدنیہ کاشف اسرار علوم دینیہ رہنماکے سالکین مقتدا  
 ناسکین مولانا و مرشدنا حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قبلہ طاب ثراہ و جل الخبتہ مشواہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَرَضِیْتُ سَيِّدًا نَّجْمًا لِّمَنْ نَبِيُّ الْكَرِيمِ

فقیر مضمون این کتاب از اول تا آخر بخوبی مطلع شد و بغایت پسندید و نوشنود کردید و حقیقت  
 این ہدایتی است طالبان صادق را و تنبیہی است مرآں نا تجربہ کاراں نا آشنا را با بین شریعت  
 و طریقت منارت می گویند و بہر دور اخلاف مذہب اہل تحقیق لازم و ملزوم می دانند حالانکہ  
 مذہب و معاشہ حقانیان این است کہ ایمان دو جزو دارد یکے اقرار بلساں چوں مومن مقرر شود  
 الہی شد و تمام جوارح ظاہری خود را قبیح احکام الہی و ارشاد حضرت رسالت پناہی ساخت  
 و سر مورقہ ظاہری خود را از قلادہ انقیاد و جناب باری بیرون نیارد و اقرار بلساں از و صادق  
 و بموجب شرع شریف مومن و مسلم شد لیکن ہنوز تصدیق بالقلب از و واقع نشدہ تا آنکہ از مرتبہ  
 انقیاد ظاہری ترقی کر وہ قلب خود را ہم ہمہ وجہ مطیع مرضیات الہی ساختہ ہمہ مشیت الہی خود را  
 در مشیت موجود حقیقی فنا سازد و بالکلید از مطالبات خود دل را برداختہ باطن خود را نیز در دست  
 رضا و تسلیم الہی تسلیم نماید این وقت تصدیق بالقلب از و صادق آمد و مرتبہ ایمان کامل حاصل  
 و در مقام طریقت رسید پس مرتبہ اول شریعت است و مرتبہ ثانی طریقت دہیکے و دیگرے  
 ہرگز حاصل نمی شود و معنی حدیث انما الاعمال بالنیات ہمیں تصدیق بالقلب است و اللہ  
 دالمولف دام فضیلتہ کہ توضیح ہمیں حدیث شریف جامع با حسن وجہ و اوثق ثبوت از آیات  
 بیانات و احادیث مستندات نمودہ کسے را دریں کتاب مجال گرفتن نیست حقا کہ طالبان شریعت  
 و طریقت را انوار اللہ است بہرکہ در لمعات این انوار سالک خواهد شد تا بایند الہی بمنزل مطلوب  
 خواهد رسید و اللہ ولی الہدایہ و الارشاد منہ الامداد و المسدات  
 حررہ الفقیر امداد اللہ حشمتی مہاجر مکہ علیہ الرحمہ



تقریظ و پذیراوی مرآل تحقیق و کاشف رموز تدقیق جامع شریعت و طریقت جامع حقیقت  
 و معرفت مہبط انوار معارف لدنیہ کاشف اسرار علوم دینیہ رہنماکے سالکین مقتدا  
 ناسکین مولانا و مرشدنا حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قبلہ طاب ثراہ و جل الخبتہ مشواہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَرَضِیْتُ سَيِّدًا نَّجْمًا لَّيْلِي الْكَرِيمِ

فقیر مضمون این کتاب از اول تا آخر بخوبی مطلع شد و بغایت پسندید و نوشنود کردید و حقیقت  
 این ہدایتی است طالبان صادق را و تنبیہی است مرآل نا تجربہ کاران نا آشنا را با بین شریعت  
 و طریقت منارت می گویند و بہر دور اخلاف مذہب اہل تحقیق لازم و ملزوم می دانند حالانکہ  
 مذہب و معاشہ حقانیان این است کہ ایمان دو جزو دارد یکے اقرار بلساں چوں مومن مقرر شود  
 الہی شد و تمام جوارح ظاہری خود را قبیح احکام الہی و ارشاد حضرت رسالت پناہی ساخت  
 و سر مورقہ ظاہری خود را از قلادہ انقیاد و جناب باری بیرون نیارد و اقرار بلساں از و صادق  
 و بموجب شرع شریف مومن و مسلم شد لیکن ہنوز تصدیق بالقلب از و واقع نشدہ تا آنکہ از مرتبہ  
 انقیاد ظاہری ترقی کرد و قلب خود را ہم ہمہ وجہ مطیع مرضیات الہی ساختہ ہمہ مشیت ہائے خود را  
 در مشیت موجود حقیقی فنا سازد و بالکلید از مطالبات خود دل را برداختہ باطن خود را نیز در دست  
 رضا و تسلیم الہی تسلیم نماید این وقت تصدیق بالقلب از و صادق آمد و مرتبہ ایمان کامل حاصل  
 و در مقام طریقت رسید پس مرتبہ اول شریعت است و مرتبہ ثانی طریقت دہیکے و دیگرے  
 ہرگز حاصل نمی شود و معنی حدیث انما الاعمال بالنیات ہمیں تصدیق بالقلب است و اللہ  
 دالمولف دام فضیله کہ توضیح ہمیں حدیث شریف جامع با حسن وجہ و اوثق ثبوت از آیات  
 بیانات و احادیث مستندات نمودہ کسے را دریں کتاب مجال گرفتن نیست حقا کہ طالبان شریعت  
 و طریقت را انوار اللہ است بہرکہ در لمعات این انوار سالک خواهد شد تا بایند الہی بمنزل مطلوب  
 خواهد رسید و اللہ ولی الہدایہ و الارشاد منہ الامداد و المسداد  
 حررہ الفقیر امداد اللہ حشمتی مہاجر مکہ علیہ الرحمہ